REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
و علی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۳۳

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۸ ذیقعدہ ۱۴۰۳ ہجری — ۱۸ ظہور ۱۳۶۲ ہش — ۱۸ اگست ۱۹۸۳ء

اخبار احمدیہ

قادیان: ۱۲ ظہور (اگست)۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں عرصہ زیر اشاعت کے دوران ربوہ سے تشریف لانے والے احباب کی زبانی ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور انور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں"۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم ہمارے جان و دل سے محبوب اور پیارے آقا کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور مقاصدِ عالیہ میں آپ کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۱۶ ظہور (اگست)۔ روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۳ ہش سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز چلی آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ عطا کرے اور آپکا بابرکت وجود تا دیر ہمارے درمیان سلامت رکھے۔ آمین۔

● — مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ چند روز تک حیدر آباد سے واپس قادیان پہنچ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپکا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

مسجد محمود زیورک کے قیام پر ۲۰ سال پورے ہونے پر ایک ایمان افروز تقریب

● سوئس اخبارات میں تقریب کا نمایاں ذکر ● حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا رُوح پرور پیغام

وکالت تبشیر ربوہ کی طرف سے الفضل میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق مورخہ ۲۱ جون ۱۹۶۳ء کو سوئٹزر لینڈ میں تعمیر کی جانے والی پہلی مسجد احمدیہ کا افتتاح محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے صدر بلدیہ کی موجودگی میں فرمایا تھا۔ اس تاریخی واقعہ پر بیس سال گزرنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے ایک عظیم الشان تقریب منعقد کی گئی۔ چونکہ اس مسجد کا سنگِ بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دختر نیک اختر حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے رکھا تھا اس لئے آپ سے اس موقعہ پر خصوصی پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی۔ جسے آپ نے ازراہِ شفقت قبول فرمایا۔ آپ نے اپنے پیغام میں فرمایا :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

آج سے بیس سال قبل اللہ تعالیٰ نے مجھے اِس مسجد کی بنیاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائی تھی یہ محض اللہ تعالیٰ کی عنایت اور فضل تھا۔ جو دُعا بنیاد رکھتے وقت میری تھی وہی آج بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ گھر سوئٹزر لینڈ کے لئے جہاں رُوحانی برکتوں اور فیض کا موجب بنے وہاں اس شمع سے اور شمعیں روشن ہوتی چلی جائیں۔ اور سارا ملک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی روشنی سے جگمگا اُٹھے اور ہر بلندی سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی صدا بلند ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی پیشگوئی ہے وہ اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ پُوری ہو۔

اے قدرتوں کے مالک خدا تُو ایسا ہی کر۔ والسلام

(دستخط) نواب امۃ الحفیظ بیگم

پریس کانفرنس

۱۴ جون کو ایک پریس کانفرنس بُلائی گئی جس میں توقع سے بڑھ کر نمائندگان نے شرکت فرمائی۔ جس کے نتیجہ میں اخبارات میں مسجد، اسلام اور احمدیت کا ذکر بلند ہُوا۔ اس موقعہ پر محترم شیخ ناصر احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعتِ احمدیہ نے نمائندگان کا شکریہ ادا کیا۔ اور جماعت کا مختصر تعارف کرایا۔

اس کے بعد امام صاحب زیورک مکرم نسیم مہدی صاحب نے ایک تفصیلی بیان نمائندگانِ پریس کو پڑھ کر سُنایا جس میں آپ نے مسجد کے قیام کی مختصر تاریخ۔ مُبارک خاتون کے ہاتھوں اس کی بنیاد اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔ آپ نے جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اس کے اثرات کی تفصیل بیان کی اور اسلام کے غلبہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پُرشوکت پیشگوئیوں کے الفاظ پڑھ کر سُنائے۔ اگلے روز تین اخبارات نے اس پریس کانفرنس کی مختصر کارروائی مسجد کی تصویر کے ساتھ شائع کی جس میں جماعتِ احمدیہ کی مختصر تاریخ اور مساعی کا بھی ذکر تھا۔ بعض اخبارات نے یہ بھی نمایاں طور پر درج کیا کہ مسجد کے قیام کے آغاز پر مخالفانہ ردِ عمل دیکھنے میں آیا لیکن اب لوگ اس شہر میں مُسلمانوں کی موجودگی کے عادی ہو چکے ہیں۔ ایک اخبار نے لکھا :-

"دُنیا آج سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظاموں کے درمیان جس بحران میں سے گزر رہی ہے اسے جماعتِ احمدیہ اخلاقی اُصولوں کو دوبارہ قائم کرنے، خدا پر ایمان کو مستحکم کرنے اور اقدار کی تجدید کرنے کے ذریعہ اسلام کی تیسری راہ پر لانا چاہتی ہے۔"

۱۶ جون کی شام کو سوس ریڈیو نے محترم شیخ

(باقی دیکھئے صفحہ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جاسکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے رُوحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ "بدر" قادیان
مورخہ ۱۸ ظہور ۱۳۶۲ ہش

ایک عظیم اور اندوہناک جماعتی سانحہ

قبل ازیں ہم گہرے دُکھ اور افسوس کے ساتھ قارئینِ بدر تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کے انتہائی مخلص اور قدیمی خادم، جیّد عالم دین، سحر طراز مُقرر، نامور مجاہد فی سبیل اللہ اور صاحب کشوف و رؤیا بزرگ محترم حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ کے انتقال پُرملال کی غایت درجہ اندوہناک خبر پہنچا چکے ہیں۔ بعد میں ملنے والی تفصیلی اطلاعات کے مطابق یہ عظیم اور المناک جماعتی سانحہ مورخہ ۵ ظہور (اگست) کو ربوہ سے قصور جاتے ہوئے ایک دینی سفر کے دوران قریباً آٹھ بجے صبح چوہڑکانہ کے پاس ایک ٹرک کے محترم حضرت مولانا مرحوم کی کار سے ٹکرا جانے کے نتیجہ میں رُونما ہُوا۔ مولانا موصوف کے سینے میں شدید چوٹیں آئیں۔ اسی وقت ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال شیخوپورہ میں لے جاکر آپ کو ابتدائی طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ ازاں بعد شدید زخمی اور تشویشناک حالت کے پیشِ نظر آپ کو میو ہسپتال لاہور پہنچایا گیا۔ مگر قبل اس کے کہ مزید طبی امداد مہیا کی جاتی احمدیت کے اِس جاں باز مجاہد کی رُوح قفسِ عُنصری سے پرواز کر کے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

حادثہ کے نتیجہ میں حضرت مولانا مرحوم کی صاحبزادی محترمہ امۃ الحی فضیلت صاحبہ اور ڈرائیور کو بھی چوٹیں آئیں جبکہ کار بالکل تباہ ہوگئی۔ اُسی روز مولانا مرحوم کا جسدِ خاکی لاہور سے شیخوپورہ اور وہاں سے قریباً سات بجے شام ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز یعنی مورخہ ۶/۸/۸۳ کو بعد نمازِ عصر احاطہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہزارہا احباب جماعت کی معیت میں آپ کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ بعدہٗ تدفین مکمل ہونے پر حضور پُرنور نے ہی اجتماعی دعا بھی کروائی۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَاجْعَلْ مَثْوٰہُ فِیْٓ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ۔

محترم حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر کے فرزند ارجمند اور برصغیر کے مشہور سیاسی راہ نما علی برادران یعنی مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کے حقیقی بھتیجے تھے۔ آپ نے ۱۹۳۵ء سے لیکر زندگی کے آخری سانس تک مسلسل ۴۸ سال انتہائی اخلاص اور فدائیت کے ساتھ اہم اور نمایاں جماعتی خدمات انجام دیں۔ اس اثناء میں آپ ابتداءً ایک طویل اور لمبے عرصہ تک علاقہ یوپی۔ کراچی۔ حیدرآباد دکن۔ لاہور اور غانا (مغربی افریقہ) میں بحیثیت مبلّغ و مُربّی سلسلہ جلیل القدر خدمات بجالاتے رہے۔ جون ۱۹۷۰ء میں آپ کو نائب ناظر اصلاح وارشاد اور مئی ۱۹۷۱ء میں ناظر اصلاح وارشاد مقرر کیا گیا۔ اِس عُہدہٗ جلیلہ پر آپ زندگی کے آخری سانس تک فائز رہے۔

مورخہ ۵/۸/۸۳ کو لاہور سے بذریعہ فون آپ کی وفات کی اندوہناک اطلاع ملنے پر حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ الودود نے مسجد اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ (ثانیہ) کے دوران بھرّائی ہوئی آواز میں اِس المناک خبر کا اعلان کیا اور نہایت شاندار الفاظ میں حضرت مولانا مرحوم کی گراں قدر خدماتِ سلسلہ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:۔

"ہمیں کتنا ہی غم کیوں نہ ہو ہم اللہ کی رضا پر راضی ہیں۔ آنسوؤں کا آنکھوں سے گرنا فطرت کا تقاضا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی نے ہمیں نرم دل بنا دیا ہے۔ انسانیت سکھا دی ہے۔ مگر ہم کوئی جزع فزع نہیں کریں گے نہ ہمارے دین نے ہمیں مایوسی کا کوئی سبق دیا ہے۔ افراد مر جاتے ہیں مگر قومیں زندہ رہتی ہیں۔ زندہ قومیں قطعاً اِس بات کی پرواہ نہیں کرتیں اور بحیثیتِ قوم ہم ایک زندہ قوم ہیں۔ جانے والوں کا دُکھ ضرور ہے مگر مایوسی کوئی نہیں۔ اللہ چاہے تو ہر جانے والے کے مقابل ہمیں لاکھوں ایسے اَور افراد عطا کر دے۔ دُعا کریں اور یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ ایک عبدالمالک کو بُلائے تو ہم اس کی جگہ سَو عبدالمالک پیدا کر دیں گے۔ دُنیا کو مخلص خادمانِ دین کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارا دامن کبھی تنگ نہ کرے۔ ہمارے دلوں کو خدا کے فرشتے تحریک کریں۔ ایک جگہ خالی ہو تو اس کی جگہ دس بیس نہیں سَو آدمی آگے آجائیں اور اس جگہ کو پُر کر دیں۔ خُدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین" (الفضل ۶ اگست ۱۹۸۳ء)

ادارہ بدر اس عظیم اور اندوہناک جماعتی سانحہ پر حضرت مولانا مرحوم کی بیگم محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ، فرزند مکرم عبدالرب انور محمود خان صاحب کیلیفورنیا (امریکہ)۔ صاحبزادیوں محترمہ فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب سکندرآباد، محترمہ شوکت گوہر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر قریشی لطیف احمد صاحب قائم مقام چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ، محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں علی صاحبہ کانسلٹنٹ اہلیہ مکرم ڈاکٹر سرفراز علی صاحب سمرسٹ (انگلستان)، محترمہ امۃ الحی فضیلت صاحبہ اور دیگر تمام لواحقین و افرادِ جماعت سے دِلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہِ ربّ العزّت میں دست بدُعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت مولانا مرحوم کو اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ جنّت الفردوس میں آپ کو بلند ترین درجات سے نوازے۔ جملہ پسماندگان اور افرادِ جماعت کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ اور اس عظیم سانحۂ ارتحال کے نتیجہ میں جماعت میں جو خلا رُونما ہُوا ہے اُسے اپنے فضلوں سے بہتر رنگ میں پُر کرنے کے سامان فراہم کرے۔ آمین اللّٰھم آمین ٭

خورشید احمد انور

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اَے رسُول اللہ کے ظِلّ اَے نبیٔ اُمّتی
اَے مثیلِ ابنِ مریم اَے مُجدّدِ آخری
جس کا وعدہ تھا، مسیحِ پاک وہ مہدی ہے تُو
ہیں زمین و آسماں شاہد صداقت کے تری
آپ[1] کا فرمان تھا اُمّت وہ مٹ سکتی نہیں
میں شروع میں جس کے ہُوں مہدی امام آخری
ہر مُسلماں کو یقیں تھا آئے گا مہدی مسیح!
جس کے دم سے روز و شب ہوگی ترقی دین کی
متفق تھے سب مشائخ، اَولیا، عُلمائے دیں
تیرھویں آخیر یا پھر چودھویں ہوگی صدی
سن اٹھارہ سَو نواسی مارچ تیئس کا وہ دِن
اِک سنہرا باب ہے تاریخ میں اِسلام کی
جب عیسائی آریہ اسلام پر چھانے لگے
مادیت کی نحوست حد سے زیادہ بڑھ گئی
مسجدیں ویراں ہوئیں قرآں فقط تھا نام کا
بدترین مخلوق تھے عُلمائے وقت اور مولوی
بیٹھے جاتے تھے مُسلمانوں کے دل جب خوف سے
ہر دُعا جب دردِ دِن کر عرش تک جانے لگی
تب خبر پاکر خُدا سے تُو نے یہ دعویٰ کیا
مَیں ہی مہدی ہُوں خدا سے پائی ہے مَیں نے وحی
پیش گوئیاں جو بھی تھیں میرے رسُولِ پاک[1] کی
وقت پر اپنے ہر اک کس شان سے پُوری ہُوئی
منتظر جو تھے بہت سے اُن میں مُنکر ہو گئے
پاک دِل تھے جو انہیں تسکینِ رُوحانی مِلی
تُو نے کی تفسیر اس طرح قرآنِ پاک کی
سب حقائق اور معارف کی حقیقت کھول دی
تُو نے للکارا کہ آؤ حق و باطِل جان لیں
کوئی بھی آنا مقابل پر نہ یہ جرأت ہوئی
چاند سُورج کا گرہن رمضان میں دعوے کے بعد
ہے یہ تائیدِ آسمانی جو فقط تجھ پر ہُوئی
حضرت عیسیٰ مر گئے ثابت کیا قرآن سے
وہ دلائل تھے اُڑا دیں دھجیاں تثلیث کی
پیشگوئی یَقْتُلُ الْخِنْزِیْر کی پُوری ہُوئی
آنکھ سے لوگوں نے ڈوئی[2] کی ہلاکت دیکھ لی
مَیں نہ ہوتا کچھ بھی جو اَب ہُوں یہ خود تُو نے کہا!
گر رسُول اللہ کی ہر دم نہ کرتا پَیروی
آئے گا اسلام غالب اب ہی اَدیان پر
کلمۂ توحید کی پھیلے گی ہر سُو روشنی
ایک ہی مذہب رہے گا، ایک ہی 'وہ پیشوا'!
غلبۂ اسلام ہوگا پندرھویں ہے یہ صدی
اَے خدائے عزّ و جل سُن لے دُعا ہم کی تُو!
ہم خلافت سے رہیں وابستہ ساری زندگی

٭ مُبارکہ مریم اہلیہ ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی۔ شاہجہانپور

[1] حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ٭ [2] الیگزنڈر ڈوئی آف امریکہ ٭

خطبہ جمعہ

جمعۃ الوداع کا دن مبارک ہے ان نیکی کرنے والوں کیلئے جو اپنی نیکیاں اپنے بھائیوں میں بانٹنے کیلئے آگے بڑھتے ہیں

یہ جمعہ کمزوروں کے لئے یہ پیغام لے کر آتا ہے کہ اللہ کی رحمت بہت قریب ہے انہیں اس پیغام کو سمجھنا چاہیئے اور اپنے لئے بہت دعا کرنی چاہیئے

اگر محبت اور اخلاص کے ساتھ اپنے رب کے حضور جھکتے رہیں تو ہر جمعہ ان کے لئے جمعۃ الوداع کی طرح مبارک ہو جائے گا!

لیلۃ القدر اور اس کی برکتوں کا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے بہت گہرا تعلق ہے

اس رات کی برکتیں حاصل کرنے کیلئے اس کثرت سے درود پڑھو کہ آنحضورؐ کا وجود تمہارے کائنات وجود کا بھی سراج منیر بن جائے !!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ مطابق ۸ وفا (جولائی) ۱۳۶۲ ہش ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد درج ذیل قرآنی آیات تلاوت کیں :-

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

(سورۃ القدر)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

(سورۃ الاحزاب : ۴۵-۴۶)

اور پھر فرمایا :-

" آخر آج وہ

مبارک اور مبارک دن

آگیا جس کی ایک مدت سے انتظار تھی۔ یہ وہ جمعہ ہے جسے لوگ جمعۃ الوداع کہتے ہیں۔ اور جس کے سبھی منتظر تھے۔ وہ بھی جو باون ہفتے باقاعدہ جمعہ پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ اور وہ بھی جو سال میں صرف ایک جمعہ پڑھتے ہیں یعنی وداع کا جمعہ۔ وہ لوگ بھی اس جمعہ کے منتظر رہتے ہیں جو پانچ وقت باقاعدگی کے ساتھ خدا کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔ اور وہ بھی اس جمعہ کے منتظر رہتے ہیں جنہیں نماز پڑھنے کی توفیق نہیں ملتی پھر وہ بھی اس جمعہ کا انتظار کرتے ہیں جن کی راتیں پہلے ہی خدا کے ذکر کے ساتھ زندہ ہو چکی ہوتی ہیں جو تہجد کے عادی ہوتے ہیں اور تمام سال اپنے ربّ کے حضور حاضر ہو کر اس کی رحمتیں طلب کرتے ہیں۔ اس سے مغفرتیں مانگتے ہیں اور سارے سال کی عبادتوں کے باوجود پھر بھی یہی سمجھتے ہیں کہ وہ تہی دامن ہیں۔ یہ حقیقت ہیں۔ انہیں کوئی بھی نیکی کی توفیق نہیں ملی۔ وہ بھی اس جمعہ کا انتظار کرتے ہیں۔ اور وہ بھی جنہیں قسمت اور مقدر کے ساتھ کبھی تہجد کی توفیق ملتی ہے۔

پس یہ وہ مبارک دن ہے جس کے لئے بہت سی آنکھیں منتظر تھیں، جس کے لئے بہت سے دل دھڑک رہے تھے۔ محض اس امید پر کہ ہو سکتا ہے اس مبارک دن میں کوئی ایسی مبارک گھڑی میسّر آجائے کہ ہماری تمام عمر کی کوتاہیاں بخشی جائیں۔ تمام غفلتوں سے درگذر فرمایا جائے۔ اور آئندہ کے لئے ہماری زندگی سنور جائے۔ اس پہلو سے وہ سب ہی جن کو پہلے عبادت کرنے کی کسی قسم کی توفیق نہیں ملی ان کو ہرگز تحقیر کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ان کا یہ جمعہ ردّ کر دیا جائے گا۔ اللہ کی بخشش کی امید لے کر جو دل زندہ رہے اور

خدا کی رحمت کی ایک جھلک

پانے کے لئے جو آنکھ انتظار کرتی رہے اس دل کو مردود دل اور اس آنکھ کو نامراد آنکھ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ عین ممکن ہے کہ اللہ ایسے دلوں پر بھی آج رحم نازل فرمائے جو اس سے پہلے اللہ کے ذکر سے معطر نہیں تھے۔ عین ممکن ہے کہ اللہ ان پر بھی فضل فرمائے جن کو اس سے پہلے عبادت کا ذوق نہیں تھا۔ اور اس جمعہ سے وہ ایک نیا وجود لے کر باہر نکلیں۔ پس وہ لوگ جن کو نیکی کی توفیق ملی ان کا یہ تو فرض ہے کہ اپنے ان بھائیوں کے لئے دعا کریں جن کو نیکی کی توفیق نہیں ملی۔ لیکن یہ حق نہیں ہے کہ وہ ان کو نفرت اور حقارت کی آنکھ سے دیکھیں۔

نیکی کا مضمون ایک بہت ہی مشکل اور پیچیدہ مضمون ہے۔ اور ہر وقت انسان ایک خطرہ کے مقام پر رہتا ہے۔ باوجودیکہ بلندی ہر انسان کے لئے ایک بہت ہی مطلوب چیز ہے اور اس کی تمنا ہر دل میں پائی جاتی ہے۔ لیکن جتنا زیادہ وہ بلند ہوتا ہے اتنے ہی زیادہ اس کے لئے خطرات بھی پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ بعض اوقات ایک قدم کی ٹھوکر اُسے گراتی ہے اور ہمیشہ کے لئے اس کی ساری عمر کی کوشش کو نہ صرف ناکام کر دیتی ہے بلکہ وہ ساری رفعتیں اس کے لئے ہلاکت کا موجب بن جاتی ہیں۔ اور جتنی بڑی رفعت عطا ہوتی ہے اتنی ہی بڑی ہلاکت نصیب ہو جاتی ہے۔ اس لئے نیکی میں کوئی مقام محفوظ ان معنوں میں نہیں ہے کہ آپ اللہ سے امن میں آجائیں۔ مقام محفوظ یہ تو ضرور ہے کہ آپ غیر اللہ سے امن میں آجاتے ہیں۔ اور لَا خَوْفٌ کا وہ مقام حاصل کر لیتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی خوف نہیں رہتا۔ لیکن اگر کوئی شخص بدقسمتی اور کم فہمی سے یہ سمجھنے لگے کہ میں خدا کی طرف سے بھی امن میں آگیا ہوں اور میری کوئی گستاخی ایسی نہیں ہوگی جسے اللہ تعالیٰ معاف اور درگذر نہ فرمائے۔ اور گویا میں خدا کی بخشش کا حق رکھتا ہوں۔ ایسا انسان مردود ہو جاتا ہے۔ اور خواہ کتنے بڑے بلند مقام پر فائز ہو اتنا ہی اس کا تنزل زیادہ خطرناک اور عبرتناک ہوتا ہے۔ پس تکبّر کی آنکھ خواہ نیکی کی ہو وہ بہت ہی خطرناک ہے۔ اس لئے اپنے کمزور بھائیوں پر رحم کی نگاہ ڈالیں۔ ان کے لئے بخشش کی دعا کریں۔ اور ان ملائکہ میں شامل ہو جائیں جو خدا کے بندوں کے لئے دن رات دعائیں کرتے ہیں، اور مغفرت مانگتے ہیں۔ پس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کی پیروی کریں۔ کیونکہ آپؐ سے بلند تو نیکی کا مقام کسی کو حاصل نہیں۔ آپؐ سے زیادہ رحمت اور شفقت علی النّاس کسی اور نے نہیں دکھائی۔ کسی کمزور سے کمزور انسان سے بھی آپؐ نے تمرّد کی راہ اختیار نہیں فرمائی۔ تکبّر کا طریق اختیار نہیں فرمایا۔ بلکہ ہر ایک سے تواضع کے ساتھ ملتے تھے۔ اور سب کے لئے رحمت اور بخشش کی دعا مانگتے تھے۔ ہر ایک کو

محبت و پیار اور رأفت و شفقت کی نگاہ

سے دیکھتے تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ ناممکن تھا کہ گنہگار انسان حضور اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی صحبت میں آکر وہ فیض پا جاتے جو انہوں نے پایا۔ اتنا مقدس وجود کہ گنہگاروں کو پاک کرتا رہا۔ ہمیشہ رحم اور شفقت کی نظر سے ان کو پاک کیا۔ غصہ اور نفرت کی نگاہ سے ان کو نہیں دیکھا۔

پس آج کا دن مبارک ہے ان نیکی کرنے والوں کے لئے جو آج اپنی نیکیاں اپنے بھائیوں میں جاری کرنے کی سعی کرتے رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی کریں گے۔ اور خدا سے یہ دعا کریں گے کہ اے خدا ہمیں اپنی نیکی کا کوئی زعم نہیں۔ ہم تیرے اس پیغام کو خوب سمجھتے ہیں کہ

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى

(سورۃ النجم آیت ۳۳)

کہ اے لوگو! اپنے آپ کو پاک مت قرار دو۔ یہ لغو عادت چھوڑ دو۔ یہ بیہودہ کاروبار مشغلہ ترک کر دو کہ اپنی نیکیوں کے گن گانے لگو۔ اور یہ سمجھنے لگو کہ تم بہت پاک ہو هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى، صرف خدا جانتا ہے کہ کون سچے معنوں میں پاک اور متقی ہے۔ اس کے سوا کسی کو کوئی علم نہیں۔ پس اس عجز کے ساتھ جو بندے خدا کے حضور حاضر ہوں اور یہ عرض کریں کہ اے خدا ہمیں کچھ علم نہیں کہ ہم نے کیا حاصل کیا۔ کیا کھویا اور کیا پایا تو جانتا ہے، لیکن ہمیں بظاہر کچھ ایسے لوگ بھی نظر آ رہے ہیں جن کو وہ توفیق نہیں ملی جو تیری رحمت نے ہمیں عطا فرمائی۔ پس آج ہم تیرے حضور یہ دعا کرتے ہیں کہ انہیں بھی نیکیوں کی توفیق عطا فرما۔ ان کے قدم بھی ہمارے ساتھ ملا دے۔ تاکہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو ایک عظیم الشان نیکی کی قوت حاصل ہو، ہم میں سے کمزور بھی توانائی پا جائیں۔ اور آگے بڑھیں۔ ہم میں سے سست رفتار تیز رَو ہو جائیں۔ اور

اسلام کا یہ قافلہ

پوری شان اور پوری قوت کے ساتھ تیرے حضور جھکتا ہوا تیری رحمت کو سجدے کرتا ہوا آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ اے خدا اگر یہ نیکیاں تیرے حضور مقبول ہیں تو ان نیکیوں کا فیض انہیں بھی عطا کر جو ہمارے پاس بیٹھے ہیں اگر اور کچھ نہیں تو یہ عجز ہی قبول کر لے۔ ان گناہگاروں کے طفیل ہی ہمیں بخش دے۔ جن کے لئے آج ہماری رحمت کی دعائیں اٹھ رہی ہیں۔ اور ان کی خاطر ہی ہماری بخشش کا سامان فرما دے جو بظاہر ہم سے کم ہیں لیکن ہم انہیں اپنے سے کمتر نہیں سمجھ رہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ان میں سے کون ہے جس سے تو زیادہ پیار کرتا ہے۔ پس اے خدا اس عجز کو ہی قبول فرما۔ اور ان گناہگاروں کے طفیل ہی ہم بظاہر نیک بندوں کو بخش دے۔

اس عجز کے ساتھ جو لوگ آج اس جمعہ میں داخل ہوں گے۔ اور اس عجز کے ساتھ جو اس جمعہ سے نکلیں گے۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اللہ کی رحمت ان کو رد نہیں فرمائے گی۔ ان کا فیض ان کے بھائیوں کو پہنچے گا اور ان کے بھائیوں کا فیض ان کو ملے گا۔ اور یہ جمعہ حقیقت میں وہ منتظر جمعہ بن جائے گا۔ جس کی برکتوں کی آپ کو انتظار تھی۔ کمزوروں کو بھی جنہیں عبادت کی توفیق نہیں ملی یا جن کو اس سے پہلے اس جمعہ کی عظمت کا احساس نہیں تھا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جمعہ تو آپ کو اللہ تعالیٰ سے متعارف کرانے آیا ہے۔ اس لئے نہیں آیا کہ ایک دن تو آپ کا ہاتھ پکڑ لے اور پھر آپ کو چھوڑ دے۔ یہ تو اس لئے آیا ہے کہ آپ کو بھی بتائے کہ

خدا کی محبت

کی مٹھاس ہوتی کیا ہے؟ یہ تو اس لئے آیا ہے کہ آپ کو بھی سبق دے کہ تم اللہ کی برکتوں اور اس کی رحمتوں سے کیوں محروم ہوتے ہو۔ دیکھو! تمہارے ساتھ ہی تمہارے شہر میں بسنے والے کتنے اور ہیں جنہوں نے اس مہینہ کی ظاہری سختیوں کو خوشی سے قبول کیا۔ جبکہ تم خوفزدہ تھے کہ یہ مہینہ آئے گا۔ وہ یہ انتظار کر رہے تھے کہ اللہ کی راہ میں سختیاں اٹھانے کی ہمیں توفیق ملے۔ جبکہ تم روزوں سے دامن بچا رہے تھے اور اس بات سے ڈرتے تھے کہ خدا کی راہ میں تمہیں تکلیف پہنچے وہ بے خوف اور بے دھڑک ایسی حالتوں میں بھی روزے پر تیار ہو جاتے تھے کہ ان کو آنکھ نہ کھلنے کے باعث سحری کھانے کی توفیق نہیں ملتی تھی، کچھ پینے کی توفیق نہیں ملتی تھی۔ مگر اللہ پر

توکل کرتے ہوئے انہوں نے اپنی بھیماریاں چھپائیں، انہوں نے اپنی کمزوریوں کو ڈھانپا۔ اور جس طرح بھی ان کو توفیق ملی اللہ کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے لگے۔

پس یہ جمعہ ان کو یہ بتاتا ہے کہ دیکھو یہ بھی کس شان اور کامیابی کے ساتھ اللہ کی رحمتوں کو سمیٹتے اور بکارتے ہوئے اس مہینہ سے نکلے ہیں۔ تم اپنے ربّ پر خواہ مخواہ بدظنی کرتے رہے۔ خواہ مخواہ ایک معمولی اور ادنیٰ سے خوف کی وجہ سے تم محروم رہے ہو۔ یہ جمعہ ان کو بتاتا ہے کہ دیکھو اب ایک سال کے بعد میں پھر آؤں گا۔ لیکن ایسی حالت میں آؤں کہ تمہیں بدلی ہوئی کیفیت میں دیکھوں۔ ایسی حالت میں آؤں کہ تم خدا کے عبادت گزار بندے بن چکے ہو۔ جب میں دوبارہ تمہیں ملنے کے لئے آؤں تو ایسی حالت میں آؤں کہ تم میرے منتظر رہو اور میں تمہارا منتظر رہوں کہ کب تم مجھے ملو تو میں برکتوں سے تمہارے دامن بھر دوں۔

پس یہ جمعہ کمزوروں کے لئے یہ پیغام لے کر آتا ہے۔ اور ان کو بتاتا ہے کہ

اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے

ایک لمحے میں بھی ایسی کیفیتیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ انسان کی ساری زندگی سے بڑھ کر وہ لمحہ عزیز تر ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان کمزوروں کو اپنے لئے بہت دعا کرنی چاہیئے اور خدا کی طرف سے اس جمعہ کے پیغام کو سمجھنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض ایسے بھی لوگ تھے جن کو یہ پریشانی اور بے چینی تھی کہ رمضان قریب آ رہا ہے مصیبتیں قریب آ رہی ہیں۔ ماحول میں خشکی پیدا ہو جائے گی۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے پروگرام خشک ہو جائیں گے۔ کھیلیں بارہ کے اوقات نہیں رہیں گے۔ آزادی سے کھانے پینے کے اوقات نہیں رہیں گے۔ سیروں کے اوقات نہیں رہیں گے۔ کس طرح سفر پر باہر جائیں گے۔ بھوکے اور پیاسے بسوں اور گاڑیوں میں سفر کریں گے۔ وہ بڑے خوف کی حالت میں اس رمضان کے منتظر تھے۔ اور خوف کی حالت میں ان کا وقت گزرا۔ لیکن جمعۃ الوداع ان کو بتا رہا ہے کہ دیکھو میں تو آیا بھی اور چلا بھی گیا۔ یہ مہینہ یونہی خواہ مخواہ تمہارے اوپر خوف کے سائے لہراتا ہوا کتنی تیزی سے نکل گیا ہے۔ کاش تم ڈرتے ڈرتے اللہ کی راہ میں وقت گزارتے بہ نسبت اس کے کہ دنیا کے لئے ڈرتے ہوئے وقت گزارا۔ کاش! تم خدا کے خوف میں یہ وقت صرف کرتے اور خدا سے عرض کرتے کہ اے خدا ہم تیری خاطر مشکلیں برداشت کرنے کے لئے آمادہ ہوئے ہیں۔ ہم کمزور ہیں، ہمارے دلوں میں طاقت نہیں ہے، ہمیں نیکی کی لذت سے آشنائی نہیں، ہم خود طبعی جوش کے ساتھ گناہوں کی طرف جھکتے ہیں، اور نیکیوں کی طرف مائل ہونے کے لئے ہمیں مشکل پیش آتی ہے۔ دوسروں کو ہماری باگیں نیکی کی طرف موڑنی پڑتی ہیں۔ اے خدا، تو ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارے دل بدل دے، تو ہی ہمارے لئے نیکیوں کو آسان کر دے۔ اور نیکیوں کی لذت بخش۔

کچھ ایسے لوگ بھی ہیں، جنہوں نے اس رمضان کو اس طرح کمایا کہ راتوں کو اٹھ کر

خدا کے حضور گریہ وزاری

کی۔ اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کر دیا۔ اور ان کے شور اور اضطراب اور آہ و بکا کی آوازیں خدا تعالیٰ کی راہ میں بلند ہوئیں۔ اور بعض دفعہ اس شدت کے ساتھ بلند ہوئیں کہ تمام ماحول تک وہ آوازیں پہنچیں۔

ابھی چند دن پہلے ایک رات میری چھوٹی بچی گھبرا کر مجھ سے پوچھنے لگی کہ ابا یہ کیا ہو گیا ہے۔ اس قدر رونے کی آوازیں آ رہی ہیں، یہ کیا قیامت ٹوٹی ہے۔ لفظ قیامت تو اس نے استعمال نہیں کیا لیکن چہرے پر ایسا خوف تھا کہ خدا جانے یہ کیا قیامت ٹوٹ پڑی ہے کہ اس طرح لگتا ہے سارا ربوہ رو رہا ہے۔ میں نے اسے بڑے پیار سے سمجھایا کہ بیٹی اللہ کی رحمت نازل ہو رہی ہے۔ یہ اللہ کے بندے ہیں جو اپنی گریہ وزاری کے ساتھ اس کے عرش کو ہلا دیں گے۔ تمہیں جس قوت اور جس زور کے ساتھ یہ آواز سنائی دے رہی ہے اس سے بہت زیادہ زور کے ساتھ آسمان کے ملکوتی وجودوں کو یہ آواز سنائی دے رہی ہے۔ اس لئے یہ تو روحانی انقلاب پیدا ہونے کے سامان ہیں۔ تم گھبراؤ نہیں، آؤ میں تمہیں باہر لے جا کر دکھاتا ہوں کہ یہ کیسی آوازیں ہیں۔ میرے ساتھ وہ باہر نکلی اور اس پر عجیب روحانی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس نے کہا ابا یہ اللہ میاں کے سامنے رو رہے ہیں؟ میں نے کہا، ہاں سب اللہ میاں کے سامنے رو رہے ہیں۔

پس رمضان رونے والوں کو ایسی لذتیں بخش گیا ہے کہ باہر والے اس کا تصور

بھی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ وہ جنہوں نے خشک دل خشک نگاہوں اور دنیا کے خوفوں کے ساتھ یہ وقت گزارا ہے ان کو کیا پتہ کہ رمضان کیسی کیسی برکتیں اور لذتیں لے کر آیا۔ اور الٰہی رُوحانی کیفیتیں پیچھے چھوڑ گیا ہے کہ وہ سارا سال انسانی وجود کو لذت سے بھرا رکھیں گی۔ اس لئے ان کے لئے یہ وداع کا جمعہ ایک بہت ہی دردناک جمعہ بن جاتا ہے کئی اُن میں سے سوچتے ہوں گے کہ ہم بیمار ہیں خدا جانے اگلا سال ہم پر ایسا آتا ہے کہ نہیں کہ دوبارہ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ برکتیں حاصل کر سکیں۔ دوبارہ خدا کے حضور گریہ وزاری کر سکیں۔ کچھ بوڑھے ہیں اُن کو علم نہیں لیکن جوانوں کو بھی کب علم ہے۔ اللہ کی تقدیر کا تو کسی کو علم نہیں کہ کون کس زمین پر کس وقت اُٹھایا جائے۔ سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا، اس لئے ہر وہ شخص جو نیکی کا طالب ہے جو اللہ کے حضور گریہ وزاری کے ساتھ حاضر ہونے کی تمنا رکھتا ہے اس کے لئے یہ جمعہ ایک دردناک وداع کا جمعہ ہے۔ لیکن میں ان کو بھی بتاتا ہوں کہ جو سچے دل اور سچے پیار کے ساتھ

اللہ کی رحمتوں کے مُتلاشی

ہوتے ہیں اور پاک لمحات کو گہرے دکھ کے ساتھ رخصت کرتے ہیں، جن کا ہجر سب سے زیادہ نیکیوں کا ہجر ہوتا ہے، جو بدیوں کے لئے ہجر محسوس نہیں کرتے، ان کو اللہ تعالیٰ ایک وصل دوام عطا کیا کرتا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ ایک ایسی رحمت عطا فرماتا ہے جو ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی ہے۔ اور ان سے جُدائی نہیں اختیار کرتی۔ اس لئے وہ آج کے بعد جتنی راتیں بھی اٹھیں گے وہ اللہ کی رحمت کو اپنے قریب ہی پائیں گے۔ یہ جمعہ رحمتیں دینے آیا ہے رحمتیں لے جانے کے لئے نہیں آیا۔ یہ برکتیں عطا کرنے تو آیا ہے برکتیں لے جانے کے لئے نہیں آیا۔ اس لئے بے فکر اور بے غم ہو کر اس جمعہ سے گزریں۔ ان کا ہر جمعہ، جمعۃ الوداع کی طرح مبارک ہو جائے گا۔ ان کی ہر رات شب برات بن جائے گی۔ اگر وہ اسی طرح محبت اخلاص اور پیار کے ساتھ اپنے رب کے حضور جھکتے رہیں اور دُعائیں کرتے رہیں۔

مَیں نے آج کے موضوع کے لئے لیلۃ القدر کی آیات کا انتخاب کیا تھا۔ اور ان کا گہرا تعلق جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود باجود سے ہے۔ اس مضمون کو بیان کرنا تھا۔ تبرکاً میں نے یہ آیات تلاوت تو کر دیں لیکن مجھے پہلے ہی یہ احساس تھا کہ وقت اتنا تھوڑا ہے کہ ناممکن ہے کہ ان آیات کی تفسیر کا حق ادا کیا جا سکے۔ یہ "حق ادا کرنا" تو ایک انسانی محاورہ ہے۔ امر واقعہ تو یہ ہے کہ وقت تھوڑا ہو یا زیادہ ہو۔ انسان عرفان کے کسی بھی مقام پر پہنچا ہُوا ہو قرآن کریم کی کسی ایک آیت کی تفسیر کا بھی حق ادا نہیں ہو سکتا۔ تو مَیں نے حق ادا کرنے کا لفظ عام انسانی محاورے میں استعمال کیا ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کچھ نہ کچھ اس کے متعلق اتنا تو کہہ سکے کہ سُننے والوں کو کچھ سمجھ آ جائے کہ یہ کیا بات ہو رہی ہے۔ اس کے لئے تو ایک جُمعہ بھی کافی نہیں، دو تین جُمعے بھی تھوڑے محسوس ہوتے ہیں لیکن ایک

بہت ہی اہم اور بُنیادی نکتہ

مَیں آج آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر میں اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ میں "ہٗ" کو یعنی اس ضمیر کو جو آزاد چھوڑ دیا گیا اور اِنَّآ انزلنا القرآن فی لیلۃ القدر نہیں فرمایا۔ یہ قرآن کریم کا خاص اسلوب ہے اور جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن کریم دونوں کی باتیں یکجا کرنا چاہتا ہے وہاں ہمیشہ قرآن کریم یہی اسلوب اختیار فرماتا ہے جیسا کہ فرمایا:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا۔ (سُورۃ کہف آیت ۲)

اس میں ہٗ کی ضمیر کتاب کی طرف بھی چلی جاتی ہے اور عبد کی طرف بھی چلی جاتی ہے اور یہ مُراد نہیں ہے کہ یا عبد کی طرف جائے گی یا کتاب کی طرف۔ بلکہ اس آزادی سے مُراد یہ ہے کہ دونوں کی طرف جائے گی۔ اور برابر چسپاں ہوگی۔ پس لیلۃ القدر میں بھی انزلناہ سے ایک مُراد حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں، گویا وہ غموں اور دُکھوں کی رات جس میں ایک ایسا وجود بابرکت نازل ہُوا جس نے غموں اور دُکھوں کی رات کو رحمتوں اور برکتوں کی رات میں تبدیل کر دیا۔ ایسا حیرت انگیز انقلاب برپا کیا کہ اندھیرے روشنیوں میں بدلنے لگے، مصیبتیں اور خطرات سلامتی میں تبدیل ہونے لگے۔ اور یہ سارے واقعات اللہ کے حکم سے ہو رہے تھے۔ ایک ذرہ بھی اس میں اس وجود کی اپنی ذاتی خواہش کا نہیں تھا۔ مُسلسل اللہ کی رحمت، اللہ کے حکموں سے نازل ہو رہی تھی۔ خدا کی سلامتی اس کی طرف سے آ رہی تھی۔ ذریعہ بن گیا یہ سُورج جو روشنی کا سُورج ہے۔ پس لیلۃ القدر کے متعلق اگرچہ ہم نہیں جانتے کہ

اس مہینہ کی لیلۃ القدر

آکر گزر بھی چکی ہے یا ابھی آنے والی ہے۔ اور ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ کیا ہر ایک کو ایک ہی رات میں لیلۃ القدر نصیب ہوتی ہے یا بعض اوقات بعضوں کو مختلف راتوں میں لیلۃ القدر نصیب ہو جاتی ہے۔ یہ مضمون بڑا تحقیق طلب ہے۔ اور جتنی تحقیق بھی کی جائے قطعی جواب پھر بھی نہیں ملتا۔ اس لئے کوشش آخر وقت تک رہتی ہے۔ اور اس آزادی میں بھی ایک عجیب لذت ہے۔ غیر معیّن رات کی تلاش میں جو لُطف ہے وہ معیّن رات کی تلاش میں نہیں ہو سکتا۔ اپنی برکتوں کے لحاظ سے ایک رات دس راتوں میں تبدیل ہو گئی ہے۔ وہ جن کو تلاش ہے اُن کو یہ بھی پتہ نہیں کہ شاید گزر ہی چکی ہو۔ اس لئے گزرنے کے بعد کی راتیں بھی ان کی اللہ کے ذکر سے زندہ ہو جاتی ہیں۔ اور بعض اوقات وہ بعد میں آنے والی رات بھی ان کے لئے لیلۃ القدر بن جاتی ہے۔ اس لئے لیلۃ القدر کا مضمون تو ابھی جاری ہے۔

آج کے جُمعہ کو عام برکتوں کے علاوہ یہ برکت بھی ملی ہوئی ہے کہ یہ دو ایسے دنوں کے درمیان ہے جن کی راتیں لوگوں کی عام توقعات اور روایات کے مطابق لیلۃ القدر ہونے کا زیادہ امکان رکھتی ہیں۔ یعنی پچیس اور ستائیس کی راتیں اور چھبیس عین بیچ میں واقع ہے۔ اس لئے اس جمعہ کی برکتیں ان دونوں راتوں سے بھی شامل ہو جائیں گی جو ان کے دائیں بائیں کھڑی ہیں۔ تو دُعاؤں کا وقت ابھی گزر کر ختم نہیں ہُوا۔ ویسے تو دُعاؤں کے وقت کبھی بھی ختم نہیں ہوتے۔ حقیقت میں ساری زندگی انسان دُعاؤں کے طفیل ہی زندہ رہتا ہے۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی اگر دُعا کا رابطہ انسان سے کٹ جائے تو وہ ایسا جنین بن جاتا ہے جس کا ماں سے رابطہ کٹ گیا ہو۔ جس کی خدا پھر پرواہ نہیں کرتا۔ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ (سُورۃ الفرقان آیت ۷۸) میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے۔ اِس لئے اس میں تو شک نہیں کہ دعا تو

جاری وساری زندگی کا ایک مستقل حِصّہ

ہے۔ اسے انسانی زندگی میں صرف پانی کا مقام یا خوراک کا مقام نہیں بلکہ ہوا کا مقام حاصل ہے جو ہر وقت انسان کی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ پس رُوحانی زندگی میں دعا کو تو یہ مقام حاصل ہے لیکن بعض خاص دُعاؤں کے وقت ہوتے ہیں جب کہ دُعا ہر چیز بن جاتی ہے۔ غذا بھی ہو جاتی ہے، پانی بھی ہو جاتی ہے۔ اوڑھنا بچھونا بھی ہو جاتی ہے۔ انسان کو مادی دُنیا سے آزاد بھی کر دیتی ہے۔ حقیقت میں دُعا ایسے ایسے رُوپ ڈھال لیتی ہے ایسی شکلیں اختیار کر لیتی ہے کہ کبھی ظاہری رزق بن کے بھی اللہ کے بندوں پر نازل ہوتی ہے اور ایسے واقعات ہیں کہ جب دُعا نے روٹی کی شکل اختیار کر لی۔ جب دُعا نے پانی کی شکل اختیار کر لی۔ جب دُعا نے پھل کی شکل اختیار کر لی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ سیر کے لئے ایک باغ میں جا رہے تھے تو ایک ایسے پھلدار درخت پر نظر پڑی جس کے پھل کا وقت نہیں تھا۔ اور اس کی شاخیں سُوکھی ہوئی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ساتھ ٹہل رہے تھے تو بچپن کی ضد کے طور پر آپؓ نے فرمایا کہ ابا مجھے یہ پھل دیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شاخ پر ہاتھ مارا اور وہ تازہ پھل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جو اس وقت بچے تھے ان کو عطا فرما دیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ مجھے پتہ نہیں کہ وہ کیسا واقعہ ہُوا تھا اور وہ پھل کس طرح آیا تھا لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ بعض دفعہ مومن بندوں کی حرکت بھی دُعا بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرنے والوں کے بھی خاص مقام ہوتے ہیں۔ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ۔ (سُورۃ ص آیت ۲۶) خدا تعالیٰ بعض بندوں کے متعلق فرماتا ہے کہ ان کا ہمارے ہاں ایک خاص مقام ہے۔ وَحُسْنَ مَاٰبٍ انہیں قربت اور حُسن کا ایک خاص مقام حاصل ہے۔ تو دعا کا مضمون تو بہت ہی لمبا اور وسیع ہے اور دُعا کرنے والوں کے حالات بھی مختلف ہوتے ہیں۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ دُعا کرنے والا خواہ ادنیٰ ہو خواہ اعلیٰ ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو طعمے ضرور ملتے ہیں۔ بعض دفعہ خدا تعالیٰ اپنے وجود کے حیرت انگیز کرشمے دِکھاتا ہے۔ اور اپنی رحمت کے چھوٹے چھوٹے لُقمے بھی اور بڑے بڑے لقمے بھی دے دیتا ہے۔ خارقِ عادت معجزے بھی دکھاتا ہے۔ دستور کو تبدیل کرنے کے معجزے بھی دکھاتا ہے اور دستور کو کسی کا غلام بنا دینے کے معجزے بھی دکھاتا ہے۔ ساری کائنات کو کسی وجود کے لئے مسخر کرنے کے معجزے بھی دکھاتا ہے۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں شخص اتنا کمزور، ذلیل اور حقیر ہے کہ اس کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔

عجیب شان ہے اللہ کی

کمزور سے کمزور بندے کی بھی وہ بعض دفعہ اس شان سے دُعا سنتا ہے کہ اگر اس بندے میں شرم اور حیا کا مادہ ہو تو ہمیشہ کے لئے خُدا کے حضور بِک جائے - ایسے بندوں کی بھی سُنتا ہے جن کے متعلق جانتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ جب ہم ان کو غم سے نجات دیں گے تو پھر شرک کریں گے۔ آج خالصتہً مجھے بُلا رہے ہیں - اور مجھے مدد کے لئے پکار رہے ہیں - جانتا ہُوں کہ جب مَیں ان کو نجات بخشوں گا تو یہ پھر بُتوں کے سامنے جھکیں گے، تب بھی میری رحمت اتنی وسیع ہے کہ مَیں ان کو بخشتا ہُوں اور ان کی دُعاؤں کو قبول کرتا ہوں - غم سے نجات بخشتا ہوں - تو دُعا کا مضمون تو جاری و ساری ہے لیکن جیسا کہ بعض دُعائیں خاص مقام رکھتی ہیں بعض کرنے والے خاص مقام رکھتے ہیں بعض ایام بھی خاص مقام رکھتے ہیں - بعض دن بھی اور بعض راتیں بھی - اور "لیلۃ القدر" والی رات بھی - میں سارے مفاہیم تو بیان نہیں کر سکتا - لیکن ایک عرفِ عام میں جو مفہوم ہے کہ واقعۃً ایک رات ہو - ایسی رات بھی آتی ہے - اور ایسی رات جس کو نصیب ہو جائے اس کا گھر برکتوں سے بھر جاتی ہے - اس کی زندگی ہمیشہ کے لئے سنوار جاتی ہے - اس رات کو حاصل کرنے کا ذریعہ کونسا ہے اس کی طرف میں توجہ آپ کو دلانا چاہتا ہوں وہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں - یہ وہ سُورج ہے یہ وہ سراجاً منیراً ہے جس کے ذریعہ لیلۃ القدر وجود میں آئی تھی - خواہ یہ دائمی لیلۃ القدر اسلام کی قرار دے لیں یا خاص زمانے کی لیلۃ القدر کہہ لیں - یا زمانۂ نبوی کی لیلۃ القدر شمار کریں یا انسانی زندگی کی ایک لیلۃ القدر یا ایک رات شمار کریں یا ایک رات کے چند لمحے، جو مفہوم بھی اس کا ہے، یہ سب برکت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود کے ذریعہ نازل ہوئی - اس بات میں کوئی شک نہیں - اس لئے اس کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے درود بہت کثرت سے پڑھنا پڑے گا - اور محبت کے ساتھ ذاتی وابستگی کے ساتھ اس

کثرت سے درود پڑھیں

کہ وہ نورِ مصطفوی جو اندھیری راتوں کو روشن کیا کرتا ہے - وہ جو اذیت ناک اور کربناک لمحوں کو رحمت، اور سلامتی میں تبدیل کیا کرتا ہے وہ نور آپ کے وجود پر نازل ہونے لگ جائے اور اسی کا نام لیلۃ القدر ہے -

اگر حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات کسی کو نصیب ہو جائیں اور اس کے وجود میں محبت کے ذریعہ داخل ہو جائیں اور اس کے انگ انگ میں سما جائیں اس کی فطرت بن جائیں - اس کی عادتیں ہو جائیں۔ اس کی خصلتوں پر اثر انداز ہو جائیں تو اس سے بہتر لیلۃ القدر اور کوئی لیلۃ القدر نہیں - یہ وہ لیلۃ القدر ہے کہ ہزار مہینے اس کے پاؤں چُومیں اور چاٹیں - اور اس کے سامنے گریہ وزاری کریں اور سجدے کریں تب بھی یہ رات اُن سارے مہینوں پر حاوی اور بھاری اور زیادہ برکتوں والی ہوگی۔

پس آج یہ کوشش کریں۔ آج بھی اور بقیہ دنوں میں بھی، آج کی رات بھی اور بقیہ راتوں میں بھی اس کثرت کے ساتھ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں کہ وہ سراج منیر جو اس کائنات کی رُوحانی دُنیا کا سراج منیر ہے وہ آپ کی کائناتِ وجود کا بھی سراجِ منیر بن جائے اور آپ کی ذات میں بھی چمکنے لگے - آپ کے دِل میں بھی داخل ہو جائے اور آپ کی ساری زندگی کو منور کر دے - اور اگر جماعت احمدیہ کو یہ لیلۃ القدر نصیب ہو جائے تو اس لیلۃ القدر کی برکتوں کو کوئی دُنیا میں چھین نہیں سکتا - ناممکن ہے -

یہ لیلۃ القدر اس مطلع الفجر میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے کہ اچانک ایک عظیم الشان انقلاب برپا ہو جاتا ہے - جسے رات کہتے تھے اسے دن کہتے لگتے ہیں - جسے اندھیرے سمجھا کرتے تھے وہ روشنی بن جاتی ہے - اور مطلع الفجر ہو جاتا ہے - اس یقین کے ساتھ اور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور آپ کی برکتوں کے ساتھ انسان زندہ رہتا ہے پھر کبھی اس کی زندگی میں کوئی رات نہیں آتی -

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

اُسوۂ حسنہ کی پیروی

میں دُنیا کو اسلام کے نُور سے منور کرنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین -

خطبہ ثانیہ کے دَوران فرمایا :-

دُعا کا ذکر چل رہا تھا تو مَیں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر خاص طور پر اس لئے بھی واجب ہے کہ گزشتہ جمعہ میں نے آپ کو توجہ دلائی تھی کہ اللہ تعالیٰ سے رحمت مانگیں - بارش وہ جو اس کے فضلوں اور رحمتوں کی بارش ہو جو موسموں کو اس طرح تبدیل کرتی ہے کہ ٹھنڈی اور تسکین بخش ہواؤں کی شکل اختیار کر لیتی ہے - اپنے رب سے وہ مانگیں جو کیفیت ہی بدل دیتی ہے - اور جماعت نے وہ دُعا کی اور اللہ نے اس شان کے ساتھ قبول کی کہ سارا عرصہ جب ایسی ہوا کے جھونکے ملتے تھے تو سانس اور یہ رحمت کی ہوائیں مجسّم حمد باری بن کر ایک دوسرے کے گلے ملا کرتے تھے - حیرت ہوتی تھی اللہ کی رحمت پر، اس کی بخشش پر، اس کی عطا پر کہ اپنے عاجز بندوں یعنی جماعت احمدیہ سے منسلک بندوں کی کس شان کے ساتھ دُعائیں قبول کرتا ہے - اور یقین دلاتا ہے - یہ دراصل ایک پیغام تھا - پیغام یہ تھا کہ اصل دُعائیں جو تم نے کرنی ہیں وہ دُعائیں بھی میں تمہاری اسی شان سے قبول کروں گا جیسی یہ ایک ظاہری چھوٹی سی علامت ہے جو میں پُوری کر رہا ہوں - اس لئے میرے لئے تو یہ بارشیں اور یہ رحمتیں

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ایک غیر معمولی پیغام

بن کر آئی تھیں - سارا ہفتہ ایک عجیب کیفیت میں گزرا کہ ادھر دُعا نکلی اُدھر خدا نے یہ پیغام دے دیا کہ میں تمہاری ساری دُعائیں سُن رہا ہوں - اور علامت کے طور پر یہ ظاہری دُعا بھی تمہاری قبول کر رہا ہوں تا تم میں سے کسی کو مجھ پر بدظنی نہ ہو، تو اس لئے میں اُمید کرتا ہُوں کہ جو ہم نے دُعائیں کیں اللہ تعالےٰ کے فضل کے ساتھ وہ بھی مقبول ہوئیں اور جو اسلام کی فتح کی اور اس کی عظمت کے لئے خدا کے حضور ہم نے گریہ وزاری کی اور آنسو بہائے وہ بھی مقبول ہوئے - اور یہی وہ آنسو ہیں جو دراصل لیلۃ القدر کا ترشح ہُوا کرتے ہیں - یہ جو لیلۃ القدر کے ساتھ آپ نے ترشح کی باتیں سُنی ہیں، رُوحانی دُنیا میں بھی ایک ترشح ہوتا ہے - یہ بندے کے آنسو ہیں جو لیلۃ القدر کا ترشح بن جایا کرتے ہیں - تو اس لئے بقیہ وقت بھی جہاں دُعائیں مزید کریں وہاں خدا کا شکر بھی بہت کریں - اور رو رو کر یہ عرض کریں اور گریہ وزاری اور منّت اور سماجت سے اللہ کی رحمت کے قدم پکڑ کر اور اس سے لپٹ کر یہ دُعا کریں کہ اے خُدا ہم نہیں جانتے کہ یہ کیا تھا لیکن ہمارے دِلوں کو یہ یقین ہے کہ یہ تیری رحمت کا نشان تھا - اس لئے ہمیں مایوس نہ کرنا - اور اس رحمت کے نشان کو ہماری پہلی دُعاؤں پر بھی حاوی کر دے - اور اگلی دُعاؤں پر بھی حاوی فرما دے، ہم نہیں جانتے کہ ہم میں سے کس کی سُنی گئی - مگر یہ جانتے ہیں کہ تیرے عاجز بندوں کی سُنی گئی ہے - اس لئے تیرے ہی عاجز بندے جو باقی دُعائیں کرتے ہیں ان سب کو بھی قبول فرما - اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول دُعاؤں کی توفیق عطا فرمائے - آمین ⁂

(منقول از الفضل ربوہ مجریہ ۱۹ جولائی ۱۹۸۳ء)

درخواستِ دُعا

مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب ابن مکرم خلیفہ عبدالرحیم صاحب آف جموں حال ٹورنٹو کینیڈا دل کے عارضہ سے بیمار ہیں - مورخہ ۸ اگست کو ٹورنٹو جنرل ہسپتال میں موصوف کے دل کا اپریشن ہو رہا ہے - احباب جماعت کی خدمت میں کامیاب اپریشن اور اپریشن کے بعد ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے اور کامل و عاجل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے - مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب خود مخلص اور پُرانے مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں -

خاکسار : مرزا وسیم احمد - امیر جماعت احمدیہ قادیان -

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هُوَ النَّاصِر
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیے - !
الرؤف جیولرز
۱۶ - خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
(فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹)

"قدرتِ ثانیہ"

از افاضات سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انسان دنیا میں پیدا بھی ہوتے ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ کوئی انسان دُنیا میں ایسا نہیں ہوا جو ہمیشہ زندہ رہا ہو لیکن اگر قومیں چاہیں تو وہ ہمیشہ زندہ رہ سکتی ہیں۔ یہی اُمید دلانے کے لئے حضرت مسیح ناصری نے فرمایا کہ۔

"مَیں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دُوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔"

یعنی گو ہر انسان کے لئے موت مقدر ہے جس کے نتیجہ میں مَیں تم سے ایک دن جُدا ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر تم چاہو اور خدا تعالیٰ سے اس کا فضل مانگتے رہو تو تم ابد تک زندہ رہ سکتے ہو۔ پس انسان اگر چاہے بھی تو وہ زندہ نہیں رہ سکتا لیکن قومیں اگر چاہیں تو زندہ رہ سکتی ہیں اور اگر وہ زندہ رہنا چاہیں تو مر جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی زندگی کی اُمید دلاتے ہوئے "الوصیّۃ" میں تحریر فرمایا کہ:۔

"تمہارے لئے دُوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دُوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دُوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

"ہمیشہ" کے یہی معنی ہیں کہ جب تک تم چاہو گے قدرتِ ثانیہ تم میں موجود رہے گی اور قدرتِ ثانیہ کے ساتھ دائمی حیات تمہیں عطا کی جائے گی۔

اس جگہ "قدرتِ ثانیہ" سے ایک تو وہ تائیداتِ الٰہیہ مُراد ہیں جو مومنوں کے شاملِ حال ہوا کرتی ہیں اور دُوسرے وہ سلسلہ خلافت مُراد ہے جو نورِ نبوّت کو ممتد کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ خود قائم فرماتا ہے اگر قوم چاہے اور وہ اپنے آپ کو مستحق بنائے تو تائیداتِ الٰہیہ بھی ہمیشہ اُس کے شاملِ حال رہ سکتی ہیں اور اگر قوم چاہے اور وہ اپنے آپ کو مستحق بنائے تو انعامِ خلافت سے وہ دائمی طور پر متمتع ہو سکتی ہے۔ خرابیاں ہمیشہ ذہنیت کے مسخ ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔ ذہنیت درست رہے تو کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کسی قوم کو چھوڑ دے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ واضح طور پر فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی بھی کسی قوم کے ساتھ اپنے سلوک میں تبدیلی نہیں کرتا جب تک کہ وہ خود اپنے دلوں میں خرابی پیدا نہ کرے۔ (سورہ رعد آیت نمبر ۱۲) اور یہ ایسی چیز ہے جسے ہر شخص سمجھ سکتا ہے لیکن اتنی سادہ سی باتیں بھی قومیں فراموش کر دیتی ہیں اور تباہ ہو جاتی ہیں۔ انسان کا مرنا تو ضروری ہے اگر وہ مر جائے تو اس پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا لیکن قوموں کے لئے مرنا ضروری نہیں قومیں اگر چاہیں تو وہ زندہ رہ سکتی ہیں۔ لیکن وہ زندگی کے اُصول کو فراموش کر کے ہلاکت کے سامان پیدا کر لیتی ہے اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مسلمانوں کو تعلیم دی کہ اگر وہ اُس پر عمل کرتے تو ہمیشہ زندہ رہتے لیکن قوم نے عمل کرنا چھوڑ دیا اور وہ مر گئی۔ دُنیا بار بار یہ سوال کرتی ہے اور میرے سامنے بھی یہ سوال کئی دفعہ پیش ہوا کہ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے صحابہؓ کو ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی تھی جس میں ہر قسم کی سوشل تکالیف اور مشکلات کا علاج تھا اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیا وہ تعلیم کہاں گئی؟ اور ۳۳ سال میں ہی وہ کیوں ختم ہو گئی۔ عیسائیوں کے پاس مسلمانوں سے کم درجہ کی خلافت تھی لیکن اُن میں اب تک پوپ چلا آ رہا ہے لیکن مسلمانوں نے ۳۳ سال کے عرصہ میں ہی خلافت کو ختم کر دیا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عیسائیوں میں پوپ کے باغی بھی ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی اکثریت ایسی ہے جو پوپ کو مانتی ہے اور انہوں نے اس نظام سے فائدے بھی اُٹھائے ہیں لیکن مسلمانوں میں ۳۳ سال تک خلافت رہی اور پھر ختم ہو گئی اس کی وجہ یہی تھی کہ مسلمانوں کی ذہنیت خراب ہو گئی اگر اُن کی ذہنیت درست رہتی تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ یہ نعمت اُن سے چھینی جاتی۔ مجھے یہ حقیقت ایک دفعہ رؤیا میں بتائی گئی تھی مَیں نے دیکھا کہ پنسل کے لکھے ہوئے کچھ نوٹ ہیں جو کسی مصنف یا مؤرخ کے ہیں اور انگریزی میں لکھے ہوئے ہیں جیسے بعض (Notes) یا جینا لوجی کی۔ پہلے نوٹ صاف طور پر نہیں پڑھے جاتے لیکن جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان نوٹوں میں یہ بحث کی گئی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمان اتنی جلدی کیوں خراب ہو گئے باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کے عظیم الشان احسانات اُن پر تھے۔ اعلیٰ درجہ کا تمدن اور بہترین اقتصادی تعلیم انہیں دی گئی تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیا تھا مگر پھر بھی وہ گر گئے اور اُن کی حالت خراب ہو گئی یہ نوٹ انگریزی میں لکھے ہوئے ہیں لیکن عجیب بات یہ ہے کہ جو انگریزی لکھی ہوئی تھی بائیں طرف سے دائیں طرف کو نہیں لکھی ہوئی تھی بلکہ دائیں طرف سے بائیں طرف کو لکھی ہوئی تھی لیکن میں اسے پڑھ رہا تھا اور اس میں سے ایک فقرہ کے الفاظ قریباً یہ تھے

There were two reasons for it. There Tamprament becoming morbid and anarchical

یعنی وہ خرابی جو مسلمانوں میں پیدا ہوئی ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کے طبائع میں دو قسم کے نقائص پیدا ہو گئے تھے ایک یہ کہ وہ مار بڈ (Morbid) ہو گئے تھے یعنی اَن نیچرل (unnatural) اور ناخوشگوار ہو گئے تھے اور دُوسرے اُن کی ٹنڈنسیز (Tendences) انارکیکل (Anarchical) ہو گئی تھیں یعنی اُن میں فساد اور بغاوت کی رُوح پیدا ہو گئی تھی۔ مَیں نے سوچا کہ واقع میں یہ دونوں باتیں صحیح ہیں اُن کا مار بڈ ہونا تو اس سے ظاہر ہے کہ انہیں جو بھی ترقیات ملیں وہ اسلام کی وجہ سے ملی تھیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ملی تھیں اُن کی ذاتی خوبی یا کمال کا اُن میں کوئی دخل نہیں تھا۔ مگر انہوں نے ان ترقیات کو اپنی ذاتی قابلیتوں کا نتیجہ سمجھنا شروع کر دیا.....

پھر مسلمانوں کے بگڑنے کا دُوسرا سبب انارکی ہے۔ اسلام نے سب میں مساوات کی رُوح پیدا کی لیکن مسلمانوں نے یہ نہ سمجھا کہ مساوات پیدا کرنے کے معنے یہ ہیں کہ ایک آرگنائزیشن ہو اس کے بغیر مساوات قائم نہیں رہ سکتی۔ اسلام آیا ہی اس لئے تھا کہ وہ ایک آرگنائزیشن اور ڈسپلن قائم کرے اور ڈسپلن بھی ایسا جو ظالمانہ نہ ہو لیکن چند ہی سال میں مسلمانوں میں یہ خیال پیدا ہونا شروع ہو گیا کہ ہم خدا بنے ہوئے ہیں اور اگر حکام نے اُن کے راستہ میں روک ڈالی تو انہوں نے انہیں مارنا اور قتل کرنا شروع کر دیا۔ یہ وہ رُوح تھی جس نے مسلمانوں کو خراب کیا انہیں یہ سمجھنا چاہئیے تھا کہ یہ حکومت الٰہیہ ہے اور اسے خدا تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ پس اسے خدا تعالیٰ کے ہی ہاتھ میں رہنے دیا جائے تو بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ نور میں صاف طور پر فرماتا ہے کہ خلیفے ہم بنائیں گے لیکن مسلمانوں نے یہ سمجھ لیا کہ خلیفے ہم نے بنائے ہیں تو خدا تعالیٰ نے کہا اچھا اگر خلیفے تم نے بنائے ہیں تو اب تم ہی بناؤ چنانچہ ایک وقت تک تو وہ پہلوں کا مارا ہوا شکار کھاتے رہے۔ لیکن مرا ہوا شکار ہمیشہ کام نہیں دیتا۔ زندہ بکرا یا زندہ بکری یا زندہ مرغا مرغی تو ہمیں ہمیشہ گوشت اور انڈے کھلائیں گے لیکن ذبح کی ہوئی مرغی یا بکری زیادہ دیر تک نہیں رکھی جا سکتی کچھ وقت کے بعد خراب ہو جائے گی۔ حضرت ابو بکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں تو مسلمان شکار کا تازہ گوشت کھاتے تھے لیکن جب انہوں نے اپنی زندگی کی نبض کو ختم کر دیا تو تازہ شکار کی بجائے اپنے باپ دادا کا مارا ہوا شکار انہوں نے کھانا شروع کر دیا۔ مگر یہ شکار کب تک کام دے سکتا تھا۔ ایک ذبح شدہ بکری میں اگر بیس پچیس سیر گوشت بھی ہو تو آخر وہ ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اُن کا مارا ہوا شکار بھی ختم ہو گیا اور پھر اُن کا زوال ہوا کر

"ہنڈیا نے کھونڈے لیتے ہوئے آئے وہ ہر جگہ ذلیل ہونا شروع ہو گئے انہیں ماریں پڑیں اور اُن کی تمام شان و شوکت جاتی رہی۔ عیسائیوں نے تو اپنی مُردہ خلافت کو آج تک سنبھالا ہوا ہے لیکن انہوں نے اپنی زندہ خلافت کو اپنے ہاتھ سے زمین میں گاڑ دیا جو محض نفسانی خواہشات، دنیوی ترقیات کی تمنا اور وقتی جوشوں کا نتیجہ تھا۔

اب چونکہ خدا تعالیٰ نے پھر اپنے فضل سے مسلمانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں خلافت قائم کی ہے اس لئے مَیں اپنی جماعت سے کہتا ہوں کہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم ہمیشہ اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھو اور خلافت کے قیام کے لئے قربانیاں کرتے چلے جاؤ اگر تم ایسا کرو

تو خلافت تم میں ہمیشہ رہے گی خلافت تمہارے ہاتھ میں خدا تعالےٰ نے دی ہی اسی لئے ہے تا وہ کہہ سکے کہ میں نے اسے تمہارے ہاتھ میں دیا تھا اگر تم چاہتے تو یہ چیز تم میں قائم رہتی۔ اگر اللہ تعالےٰ چاہتا تو اسے الہامی طور پر بھی قائم کر سکتا تھا مگر اُس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اُس نے یہ کہا کہ اگر تم خلافت کو قائم کرنا چاہو گے تو میں بھی اسے قائم رکھوں گا گویا اُس نے تمہارے مُنہ سے کہلوانا ہے کہ تم خلافت چاہتے ہو یا نہیں چاہتے اب اگر تم اپنا منہ بند کر لو۔ یا خلافت کے انتخاب میں اہلیت کو نظر نہ رکھو تو تم اس نعمت کو کھو بیٹھو گے۔ پس مسلمانوں کی تباہی کے اسباب پر غور کرو اور اپنے آپ کو موت کا شکار ہونے سے بچاؤ۔ تمہاری نسلیں تیز ہونی چاہئیں اور تمہارے حوصلے بلند ہونے چاہئیں۔ تم وہ چٹان نہ بنو جو دریا کے رُخ کو پھیر دیتی ہے بلکہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم وہ چینل channel بن جاؤ جو پانی کو آسانی سے گزارتی ہے تم ایک نل ہو جس کا کام یہ ہے کہ وہ فیضانِ الٰہی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حاصل ہوا ہے اُسے آگے پھیلاتے چلے جاؤ اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے تو ایک ایسی قوم بن جاؤ گے جو کبھی نہیں مرے گی اور اگر تم اس فیضانِ الٰہی کے رستہ میں روک بن گئے تو وہ تمہاری قوم کی تباہی کا وقت ہوگا۔ پھر تمہاری عمر کبھی لمبی نہیں ہوگی اور تم اسی طرح مر جاؤ گے جس طرح پہلی قومیں مریں۔"

(منقول از "تفسیر کبیر" سورۃ النمل صفحہ نمبر ۱۱۵)

مُرسلہ:- محمد عظمت اللہ قریشی بنگلور ۳۲

مسجد محمود میں تقریب: بقیہ صفحہ اوّل

ناصر احمد صاحب کا انٹرویو نشر کیا جس میں مسجد کی بیسویں سالگرہ کا خصوصیت سے ذکر تھا اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ اور تبلیغی مساعی اور رمضان المبارک کا ذکر کیا گیا تھا۔

پبلک جلسہ بائیس جون کی شام کو مسجد میں وسیع پیمانہ پر ایک پبلک جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ اس جلسہ میں تعمیر کے زمانہ کے صدر بلدیہ —— DR. AMIL LANDOLT —— کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا جو باوجود اپنی ضعیفی کے اس تقریب میں شامل ہوئے جلسہ کے آغاز میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے "اسلام میں مسجد کی اہمیت" شیخ ناصر احمد صاحب نے "احمدیت کیا ہے"۔ اور رفیق چانن صاحب نے جو سوئٹزرلینڈ کے مقامی احمدی ہیں "سوئٹزرلینڈ میں اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ جرمنی کے مکرم عبد اللہ واگس ہاوزر۔ ڈنمارک کے مکرم ابراہیم ٹوم ہولٹ۔ سپین کے مکرم ابراہیم گارسیا اور سوئٹزرلینڈ کے مکرم رفیق چانن صاحب نے "میں نے اسلام کیوں قبول کیا" کے موضوع پر اظہارِ خیال کیا۔

مغرب کی اذان پر احباب نے روزہ افطار کیا احباب کی تواضع کی گئی۔ اس تقریب میں سوا سو کے قریب احباب شریک ہوئے۔

انیس اخبارات میں جن کی مجموعی اشاعت گیارہ لاکھ کے قریب ہے۔ تقریب کی خبر تصاویر کے ساتھ نمایاں طور پر شائع ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک (بحوالہ الفضل یکم اگست ۱۹۸۳ء)

درخواست دُعا:- مکرم شیخ عبد الحمید صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ایمرچھ (کشمیر) مکرم محمد ابراہیم خان صاحب کی کامل صحت و شفایابی، مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب کی دینی و دنیوی ترقیات اور خود اپنے چھوٹے بیٹے عزیزم محمد یونس سلمہٗ جو فوج میں ملازم ہیں کی صحت و عافیت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

پروگرام دورہ

مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نمائندہ بدر

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں و کشمیر

جملہ عہدیداران و احباب جماعتہائے احمدیہ صوبہ جموں و کشمیر کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نائب ایڈیٹر بحیثیت نمائندہ بدر مورخہ ۲۵/۸/۸۳ کو درج ذیل پروگرام کے مطابق وادی کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ موصوف اپنے اس دورہ میں بدر کے لئے زیادہ سے زیادہ نئے خریدار اور مستقل معاونین مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ سابقہ خریداران سے بقایاجات کی وصولی بھی کریں گے جملہ صدر صاحبان و عہدیداران جماعت ہائے مبلغین و معلمین کرام اور احباب جماعت سے گزارش ہے کہ موصوف سے بھرپور مخلصانہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ایڈیٹر و مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	کیفیت
قادیان	-	-	۲۵/۸/۸۳	
جموں	۲۵/۸/۸۳	۱	۲۶	
اسلام آباد (بھانبڑ)	۲۶	۱	۲۷	
باری پورہ کانچرہ / چک ایمرچھ و زینہ گیر	۲۷	۳	۳۰	برموقع صوبائی کانفرنس و اجتماع انصار اللہ
ناصر آباد	۳۰	۲	۱/۹/۸۳	اجتماع لجنہ
شورت	۱/۹/۸۳	۱	۲	
آسنور۔کوریل	۲	۳	۵	اجتماع خدام الاحمدیہ
ریشی نگر	۵	۱	۶	
ماندوجن	۶	۱	۷	
شوپیاں مانلو	۷	۱	۸	
ہری پاری گام	۸	½	۸	

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	کیفیت
سرینگر	۸	۱	۹	
اڑنہ گام زکورہ	۹	۱	۱۰	
سرینگر	۱۰	۳	۱۳	
بھدرواہ	۱۳	۲	۱۵	
جموں	۱۵	۱	۱۶	
بٹھانوں	۱۶	۱	۱۷	
چارکوٹ۔کالابن / بدہارکہ	۱۷	۲	۱۹	
تنیندرہ پونچھ	۱۹	۱	۲۰	
درہ۔ڈیال	۲۰	۱	۲۱	
جموں	۲۱	۱	۲۲	
قادیان	۲۲	-	-	

درخواستہائے دعا

• - مکرم عین العارفین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مونگھیر (بہار) نزیل قادیان مختلف مدات میں مبلغ بیس روپے داخلِ خزانہ کر کے اپنی ضعیف العمر والدہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے نیز "بچی" عزیزہ صوفیہ جبیں سلمہا کی شادی جو موصوفہ کے برادر زادے عزیز ظفر احمد سلمہٗ کے ساتھ ماہ ذوالحجہ میں ہونا قرار پائی ہے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

اللہ تعالےٰ کے فضل سے مکرم شجاع الدین صاحب ابن مکرم قمر الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ میرٹھ مقابلہ کے سخت امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر منتخب ہوئے ہیں الحمد للہ اس خوشی میں مکرم قمر الدین صاحب بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ پچیس روپے ادا کر کے اس کامیابی کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

معیار کے مطابق مالی قربانی رزق اور مال میں خیر و برکت پیدا کرتی ہے

متقی کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے خداداد رزق سے دین کی خدمت کرتا ہے

(نظارت بیت المال آمد قادیان)

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور مسلمانوں کیلئے لمحہ فکریہ

از مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن شاہجہانپور

آج ہر طرف چیخ و پکار بپا ہے کہ مسلمان مسلمان نہیں رہے اُن کے اخلاق بگڑ گئے۔ اُن کی ترقی و اقبال کا ستارہ غروب ہو گیا اُن کے درخشندہ ماضی کی داستاں ایک خواب پریشاں بن کر رہ گئی ان سے دولت و حکومت نے کنارہ کر لیا اور ہر طرح ذلیل و خوار ہو کر اغیار کی چیرہ دستیوں اور مظالم کا نشانہ بن گئے۔ وہ تمام بدعات اور مشرکانہ رسوم اور گمراہیاں ان میں گھر کر گئیں جن کے بارہ میں مخبر صادق، حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئیاں فرما دی تھیں کہ

لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ
كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ
وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ
دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ
قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ الْيَهُودَ
وَالنَّصَارَى؟ قَالَ فَمَنْ
(مشکٰوۃ المصابیح صفحہ ۴۵۸)

(یعنی یقیناً یہ بھی ہوگا کہ تم (یعنی مسلمان) اپنے سے پہلے کی (گمراہ) اُمّتوں کے طریقوں کی پوری پیروی کرو گے بالشت برابر بالشت اور ہاتھ برابر ہاتھ (یعنی برابر ان کی گمراہیوں میں ان کے قدم بقدم چلو گے) یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے بل میں گھسے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی پیروی کرو گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کیا آپ کا مطلب یہود و نصاریٰ سے ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا اور کون (یعنی مطلب یہی ہے کہ تم یہود و نصاریٰ کی والی گمراہیاں اختیار کرو گے)

چنانچہ آج اُمّت کی اکثریت یہود و نصاریٰ کی طرح گمراہیوں میں مبتلا ہو کر جس قسم کی مشرکانہ رسوم، اعتقادات اور خرافات میں مبتلا ہے وہ بلاشبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی پیشگوئی کا ظہور ہے۔ اس ضمن میں پندرہ روزہ "تعمیر حیات" لکھنؤ کے ۲۵ مئی ۱۹۸۲ء کے شمارہ میں الحاج عبد الکریم پاریکھ ناگپور کا ایک مضمون بعنوان "مسلمان کیا کریں؟" شائع ہوا ہے جس میں مسلمانوں کی اسی حالتِ زار کا ذکر بڑے دکھ اور کرب کے ساتھ کیا گیا ہے اور اسی علاج کی طرف اُمّت کے افراد کو توجہ دلائی ہے موصوف سورۃ بنی اسرائیل کے پہلے اور دوسرے رکوع کو زیر بحث لا کر اُمّتِ مسلمہ کی ان گمراہیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ہم موجودہ زمانے کے مسلمان اپنے آپ کو ہزاروں ٹولیوں میں تقسیم کرتے ہیں اُمّت کو کافر بنا بنا کر بھاگتے ہیں ایک ٹولی دوسری ٹولی پر یلغار کرتی ہے۔ فرقہ اپنے فرقہ سے محبت کرتا ہے تب اُمّت کی محبت اس میں سے جاتی رہتی ہیں اللہ نے تفرقہ بازی سے منع فرمایا تھا لیکن ہماری یہ بدقسمتی ہے کہ اُمّت کی بُنیاد کو مضبوط کرنے کے لیے ہم اپنے تفرقوں اور فرقوں کی قربانی دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے"۔ (صفحہ ۴ کالم ۱ و ۲)

آپ مزید لکھتے ہیں:۔

"تمام کتب الٰہیہ کا مزاج یہ رہا ہے کہ وہ توحید کے معاملہ میں کسی طرح کے Give & Take یا COMPROMISE کے لئے بھی تیار نہیں اللہ وحدہٗ لاشریک کی توحید میں اس کی ذات اور صفات میں کسی طرح کے بھی چھوٹے یا بڑے شرک کو بھی گوارہ نہیں کیا ہے۔ رب ہے تو اللہ حاجت روائی اور مشکل کشائی اللہ کے سوا کسی اور کی شان ہو نہیں سکتی سجدہ اللہ کے سوا غیر کے لئے منع ہوا اظہار بندگی کے تمام آداب صرف اللہ جلّ شانہٗ کے لئے مخصوص ہیں۔ ہم ہندوستانی مسلمان اپنے موجودہ اعتقادات کے اور گروہی عصبیت، جماعتی عصبیت اور تفرقہ بازی سے ہٹ کر سوچیں تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ وہ صلحائے اُمّت اور اللہ کے ولی جو ہماری ہدایت کے لئے پوری زندگی کوشش کرتے رہے کہ ہم اللہ کی توحید کو مضبوطی سے تھامیں لیکن اب انہی کی قبروں کو ہم نے سجدہ گاہ بنا لیا انہیں کی قبروں پر ہم ناچے اور کودے۔ باجے بجائے ڈھول تاشے۔ پکھراج، منجیرہ، تال، تنبورہ۔ ہارمونیم گھنگھرو اور ایسی رنگا رنگ جل ترنگ کہ آخرت کو بھول کر گویا کسی بے نبی اور بے کتاب اُمّت کی طرح میلوں ٹھیلوں میں مست۔ کروڑوں اربوں روپے کا پانی کر کے اللہ و رسول کو تو ناراض کیا ہی لیکن ان ولیوں کی بد دعاؤں کے بھی ہم مستحق بنے جن کے نام پر ہم نے یہ سب کچھ جاری کر رکھا ہے۔ محبّتِ اولیاء اور حُبِّ صلحاء اُمّت کے نیک لوگوں سے عقیدت اور اُن کی عزت و عظمت اور چیز ہے۔ اور اظہارِ عقیدت میں خدا کے منکروں کے طریقوں پر ایسی حرکتیں کرنا اور بات ہے جو موجودہ زمانے میں ہم کر رہے ہیں کیا جس اُمّت میں سو میں نوّے آدمی قبر پرستی اور بدعات میں مبتلا ہوں اور اتنے ہی لوگ تارک الصلوٰۃ ہوں نظمِ زکوٰۃ درہم برہم ہو مسجدیں خوب بنی سجی ہوں لیکن ہدایت سے ویران ہوں علماء آپس میں مارا ماری کرتے ہوں امیر لوگ دولت کے سانپ بنے ہوں ناک اونچی رکھنے کے لئے بیجا طور سے دولت کو لٹاتے ہوں۔ بیوہ کے سر پر دوپٹہ نہیں اور قبروں پر مخمل کی چادریں ہوں دلوں میں بھی اندھیرا کسی کے پاس چراغ ہے تو تیل نہیں، کسی کے پاس تیل ہے تو چراغ نہیں لیکن جن بزرگوں نے ہدایت کے چراغ جلائے ہزاروں دلوں کو نورِ نبوّت سے منوّر کیا قرآن مجید کی ایسی روشنی پھیلائی کہ ملکوں ملکوں میں ایمان کی بہار بننے لگیں جہاں جہاں سے گزرے لوگوں کے غلط عقائد کو بدل کر صحیح کر دیا ہر جگہ کی تہذیب و تمدّن کو نورِ نبوّت سے جگمگا دیا انسانی زبانوں میں ۲۵ سے ۵۰ فیصد تک قرآن مجید کے الفاظ کو رواں دواں کیا۔ کفر کو زیر زمین کیا اور حق کو غالب کیا یہی بزرگ جب اپنا کام کر کے وفات پا چکے تو ان کی قبروں کو بیچنے والے پیدا ہوئے بقول علامہ اقبال ؎

بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کا مدفن تم ہو

شاعرِ مشرق نے یہ بھی کہا ؎

ہو نکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

بس کیا تھا بیٹ بھرو عالموں کی ایک پھیڑ جمع ہو گئی دین کو نیلام کیا مشرک سوسائٹی کی رسولوں کو گھسیٹ گھسیٹ کر اسلام میں لے آئے ان رسولوں کی کنگھی چوٹی کی ان کی زینت اور آرائش کی۔ اسلام کے گھر میں لا کر ان کٹھ پتلیوں کو بٹھا دیا۔ حرم اور بُت خانہ کو ایک ہی چراغ سے روشن کیا جانے لگا۔ بزرگوں کی قبروں کے ساتھ وہ معاملہ کیا جو مشرکین اپنے معبودوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ خدا کے گھر کو بھول گئے۔ نبی سے ناطہ ٹوٹ چکا اب ولی رہ گئے ان کی بھی دشمنی مول لی ایک طرف اُن کی عقیدت کے نعرے لگائے، خدا کا انہیں شریک ٹھہرایا دعاؤں میں اُن کے نام کی دُہائی دی اُن کے نام کے بکرے کاٹے انہیں حاجت روا اور مشکل کشا بنایا۔ اُن کے مزاروں کو اپنے پیٹ بھرنے کی دکان بنائی کسی نے انہیں عالم الغیب اور حاضر و ناظر بتایا اور عوام کے اندر شرک اور اسلام اور ایمان و کفر کی معجون مرکب تیار کی کہ بعد میں آنے والوں کو سجھائی نہیں دیتا کہ کہے اسلام کہیں اور کسے شرک.... جسے چاہا مسلمان بنایا جسے چاہا کفر کا فتویٰ دیا...... ایک طرف تو قبروں پر گہما گہمی، ہنگامہ اور لوگوں کا ہجوم ہے دوسری طرف مسجدوں کا حال دیکھئے مؤذن اذان پکارتا ہے فجر کی نماز میں صرف پانچ آدمی ہیں اس میں بھی تین بوڑھے۔ ایک جوان ہے کہ تمام قبروں کے چکّر لگانے کے بعد اُسے نوکری نہ ملی تھی کیا یہ مسجد دعائیں کریں گی۔ مسجدوں کو فاقہ کرایا اُن کو روزہ رکھایا۔ مسجد میں نمازی جائیں اللہ کے آگے سر جھکائیں روئیں گڑگڑائیں اس کے نام کی دُہائی دینے والے چلے گئے مسجدیں ویران ہیں۔ پھر خدا ان مسجدوں کے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہے۔ زبان بیان سے قاصر ہے ہاتھ تھر تھر کانپتے ہیں کیا اب اس اُمّت کی گاڑی چل نہ سکے گی؟ علماء اُٹھیں دوسری طرف نوجوان اُٹھیں۔ سیاسی لیڈر بھی سوچیں کہ اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا جو اُمّت ذات پات نہ سمجھے کوئی برادری نہیں ہماری اُمّت ایک ہے۔ کیا ہو گیا کہ تم نے اپنے موقف کو چھوڑ دیا اب کتوں کے دروازے پر جا کر دُہائی دیتے ہو۔ لاکھوں کے قتل ہونے کے بعد بھی دھتکارے جاؤ گے یہ خدا کے دروازے نہیں بلکہ ظالموں کے آستانے ہیں"۔

یہ ہے آج کے مسلم معاشرہ کی وہ ہیبت ناک تصویر جو اُمّت کے مشرکانہ عقائد و رسوم و بدعات کی پوری پوری عکاسی کرتی ہے۔ امام ربّانی حضرت

شیخ سرہندی فاروقی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت ان مشرکانہ عقائد کے تعلق سے درج ہے۔ فرماتے ہیں:-

"وحیوانات را کہ نذر مشائخ میکنند و بر سر قبرہائے ایشاں رفتہ آں حیوانات ذبح نمایند در روایاتِ فقہیہ ایں عمل را نیز در دخل شرک ساختہ اند و دریں باب مبالغہ نمودہ ایں ذبح را جنس ذبائح جن انگاشتہ اند" (مکتوب نمبر ۴۱ دفتر سوم)

یعنی یہ لوگ بزرگوں کے لئے حیوانات (مرغوں۔ بکروں وغیرہ) کی جو نذریں مانتے ہیں اور پھر ان کو قبروں پر لے جا کر ذبح کرتے ہیں تو فقہی روایات میں اس فعل کو بھی شرک میں داخل کیا گیا ہے اور فقہاء نے اس باب میں پوری شدت سے کام لیا ہے اور ان قربانیوں کو جنوں (دیوتاؤں اور دیووں) کی قربانی کے قبیل سے ٹھہرایا ہے آگے اسی مکتوب میں ان جاہل عورتوں کے بارے میں لکھا ہے جو بزرگوں کے لئے جانور کی نذریں مانتی ان کی قبروں پر جا کر ان کے لئے قربانیاں کرتیں اور جو پیروں اور ہیبیوں کو حاجت روا سمجھ کر ان کے نام کے روزے رکھتی ہیں فرمایا "ایں شرک در عبادت است" یعنی یہ شرک فی العبادت ہے۔

ان مشرکانہ عقائد و رسوم کا تدارک، اور احیائے دین اور قیام شریعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے عین وقت پر اپنے مامور کو مبعوث کیا اور اس کے ذریعہ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے آغاز کی بنیاد رکھی ہے۔

آج کے ان نام کے مسلمانوں کو جو ان قبیح اور مشرکانہ رسوم میں مبتلا ہیں حقیقی مسلمان بنانا ہی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اولین ہے چنانچہ آپ کا یہ الہامی شعر اس حقیقت کی غمازی کرتا ہے ؎

چوں دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند
(تذکرہ ص ۲۱۳)

پس اگر آج مسلمان اپنی اصلاح اور ترقی چاہتے ہیں تو ان کے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ وہ مامور وقت کے دامن سے وابستہ ہو جائیں اور اس کو قبول کریں جو الٰہی وعدوں کے موافق عین وقت پر آیا۔ ہاں وہی موعود جس نے مایوس، افسردہ اور پریشان حال مسلمانوں کو یہ بشارت دی کہ:-

"اے دانشمندو! اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمہ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی و بیرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامی دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآن کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دوں گا وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا اور اپنے اس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے کلام میں مؤکد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندے کو پیدا کرتا رہے گا جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا فرق بھی پڑنے نہیں دیا اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گذر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پا لیا اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔"

(رسالہ فتح اسلام صفحہ ۷)

الغرض امت کے اس عظیم فساد، بے بسی، کسمپرسی اور مشرکانہ اعتقادات کا علاج اور بد رسوم اور خرافات کا دور کرنا نہ ہی علمائے امت کے ہاتھ میں ہے اور نہ ہی سیاسی لیڈروں کی لیاقت میں اگر ان کا مداوا کوئی کر سکتا ہے تو وہی مامور من اللہ ہے جس کے زمانہ میں امت مسلمہ کی حالت زار کا نقشہ کھینچتے ہوئے مخبر صادق حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:-

"اس امت پر ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں وہ یہودیوں سے نہایت درجہ کی مشابہت پیدا کرے گی اور وہ سارے کام کر دکھائے گی جو یہود کر چکے ہیں..... الخ"

اسی کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خوشخبری بھی عطا فرمائی تھی کہ:-

"تب فارس میں سے ایک ایمانی تعلیم لانے والا پیدا ہوگا اور اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا تو وہ اسے دوبارہ آسمان سے واپس لا کر امت میں راسخ کرے گا۔"

افسوس! سلسلہ کے نہایت مخلص اور بے لوث خادم محترم قریشی محمد حنیف صاحب سائیکل سیاح وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

انتہائی افسوس اور دلی رنج کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ کے نہایت مخلص بے لوث اور قدیمی خادم اور دعا گو بزرگ حضرت قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح آنریری مبلغ مورخہ ۲۲/۲۳ جولائی کی درمیانی شب بعمر قریباً ۸۳ سال اس جہانِ فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم حضرت قریشی صاحب مرحوم و مغفور عید کے بعد سے ہی بہت کمزور ہوتے چلے آ رہے تھے ۲۰ر جولائی سے طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور کھانا پینا بند ہو گیا۔ بالآخر تقدیر الٰہی غالب آئی اور آپ اپنے بیٹے مکرم قریشی محمد سعید صاحب کا رکن جامعہ احمدیہ کے کوارٹر میں کچھ عرصہ فریش رہنے کے بعد اپنے ذاتی حقیقی سے جا ملے۔

مورخہ ۲۳/۸۳ کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مسجد مبارک میں مرحوم کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آنے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی۔

مرحوم موضع کنڈور (میر پور) کے رہنے والے تھے آپ نے ۱۹۱۹ء میں احمدیت قبول کی اور اسی وقت سے اعلائے کلمہ حق کے لئے سائیکل پر سیاحت شروع کر دی۔ اس عرصہ میں آپ نے قریباً ۸۰ ہزار میل کا سفر سائیکل پر طے کیا۔ ملکانہ کے علاقہ میں خدمتِ دین کا فریضہ احسن الطریق احسن انجام دینے کے علاوہ آپ نے آسٹریلیا۔ بنگال اور بہار میں ۲۳ کا میاب مناظرے کئے اور اشاعت حق کے لئے نمایاں خدمات انجام دیں۔ آپ کو خوشنما دینی علمی اور تبلیغی چارٹ لکھنے، پمفلٹ چھپوانے اور شجرہ ہائے نسب تیار کرنے کا بے حد شوق تھا۔ بے حد خلیق، متواضع ملنسار اور نہایت درد دعا گو بزرگ تھے آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے ایک بیٹی اور بیوہ سوگوار چھوڑی ہے آپ کے ایک بھائی مکرم قریشی فضل حق صاحب بحیثیت درویش قادیان میں مقیم ہیں ادارہ بدر اس المناک سانحہ ارتحال پر جملہ پسماندگان سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم حضرت قریشی صاحب کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں آپ کو بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کرتے ہوئے انہیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین

اعلان!

مکرم فضل اللہ صاحب مع اہل و عیال، مکرم حبیب الرحمٰن صاحب ثانی مع اہل و عیال اور مکرم ظہور احمد صاحب ثانی ساکنین [illegible] نے مقامی جماعت کے نیز مرکز کی طرف سے بذریعہ خطوط و نمائندگان مرکز کے بار بار سمجھانے اور پورا موقع دیئے جانے کے باوجود خلافت رابعہ کی تجدید بیعت نہیں کی۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ ان لوگوں کا اور ان کے اہل و عیال کا جماعت احمدیہ مبایعین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

تلخیص از نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

صدر جمہوریہ ہند کی خدمت میں تفسیر صغیر اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد اطلاع دیتے ہیں کہ گذشتہ دنوں عزت مآب صدر جمہوریہ ہند جناب گیانی ذیل سنگھ صاحب کی حیدرآباد تشریف آوری پر مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام خاکسار حمیدالدین شمس، مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت، مکرم جہانگیر احمد صاحب، مکرم ارشاد حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ، مکرم محمد شمس الدین صاحب فاضل قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم ضیاءالدین صاحب ناظم مال، مکرم ابوالحسن صاحب نائب قائد مجلس اور مکرم محمد یوسف صاحب قریشی ایم اے پر مشتمل ایک وفد نے محترم موصوف سے اُردو گھر حیدرآباد میں ملاقات کی اور تفسیر صغیر اور اسلامی لٹریچر ایک سیٹ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ کے دریافت کرنے پر کہ یہ تفسیر کس کی لکھی ہوئی ہے۔ آپ کو بتایا گیا کہ یہ تفسیر حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی رقم فرمودہ ہے۔ بعد ازاں وفد نے جماعت کے دوسرے لٹریچر کا بھی تعارف کرایا۔

اس تقریب کو ٹیلی ویژن پر نمایاں رنگ میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور کثیر الاشاعت اخباروں نے بھی یہ خبر جلی سرخیوں کے ساتھ شائع کی اس طرح احمدیت کا پیغام لاکھوں افراد تک پہنچانے کا سنہری موقعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

علاقہ تامل ناڈو کا کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس رقمطراز ہیں کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت پر خاکسار کو صوبہ تامل ناڈو اور کیرالہ کی چار جماعتوں کے تبلیغی و تربیتی دورہ کی توفیق ملی۔

● ــــ اس تسلسل میں خاکسار سب سے پہلے جماعت احمدیہ میلا پالم میں پہنچا۔ جہاں دن بھر احمدیوں اور غیر احمدیوں سے مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ مغرب و عشاء کی نماز کے بعد خاکسار کی زیر صدارت دار التبلیغ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم عبدالقادر صاحب ایم اے، مکرم حسن ابوبکر صاحب بی۔ ایس سی۔ بی ایڈ، مکرم او۔ ایم ابوبکر صاحب اور مفتاح الاسلام صاحب نے احباب سے خطاب فرمایا۔ آخر میں خاکسار نے عہد خلافت رابعہ میں جماعت کو حاصل ہونے والی غیر معمولی ترقی اور کامیابیوں کا تفصیلی ذکر کیا۔ چند ماہ قبل میلا پالیم ہی کے دو معزز ہندو دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے اسلام قبول کرنے کی سعادت بخشی جن کا نام حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مفتاح الاسلام اور نورالاسلام رکھا۔ اب یہ دونوں دوست جماعتی کاموں میں بہت پیش پیش ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کے باقی عزیز و اقارب کو بھی قبول حق کی توفیق عطا کرے۔ آمین

● ــــ مورخہ ۱۷-۷-۸۳ کو بوقت صبح ۱۱ بجے جماعت احمدیہ سنکرن کوئل کی مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔ واضح رہے کہ سنکرن کوئل میں ماہ جنوری میں نئے مشن ہاؤس کا افتتاح کیا گیا تھا۔ اور اسی وقت چار افراد کو بیعت کی بھی توفیق ملی تھی۔ احباب جماعت نے نئی تعمیر شدہ مسجد میں ابھی ایک نماز جمعہ ہی ادا کی تھی کہ مخالفین نے کثیر تعداد میں حملہ کر کے مسجد کو سخت نقصان پہنچایا۔ اس سلسلہ میں قانونی چارہ جوئی کی جا رہی ہے۔ یہاں پر اب بھی احمدیوں سے سوشل بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔ مخالفانہ ماحول پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حالات کو سازگار کرے اور احباب جماعت کو استقامت اور صبر و تحمل کی توفیق دے۔

ابھی مجلس مشاورت کا اجلاس جاری تھا کہ [illegible] دوں کی تعداد میں مسلمانوں نے اکٹھے ہو کر گندی اور فحش گالیاں دینا شروع کر دیں۔ تاہم احمدیوں نے اپنے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو سامنے رکھتے ہوئے صبر و تحمل کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اجلاس کے بعد جب ہم لوگ ریلوے اسٹیشن اور بس سٹینڈ کی طرف جانے لگے تو غیر احمدیوں نے شدید پتھراؤ کرنا شروع کر دیا جس سے چند احمدی بُری طرح زخمی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مخالفین کو وہ روحانی بصیرت عطا فرمائے جو حق کی شناخت عطا کرتی ہے۔ آمین

● ــــ سنکرن کوئل سے خاکسار کوٹار پہنچا یہ جماعت ہندوستان کے بالکل جنوبی کنارہ کنیا کماری سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہیں سے چند میل کی دوری پر چیدرن گوڈی نامی گاؤں ہے۔ جہاں پر گذشتہ بارہ سال سے ہمارا رسالہ "راہ امن" جاتا ہے جس سے اس علاقہ کے لوگ احمدیت سے متعارف ہیں۔ چنانچہ چیدرن گوڈی کے دو تاجر کوٹار تشریف لائے اور بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ اسی طرح اس دورہ میں میلا پالیم کے ایک تعلیم یافتہ دوست مکرم عبدالرحمٰن صاحب ایم ایس سی نے بھی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

چیدرن گوڈی نامی گاؤں میں انہیں زیر تبلیغ دوستوں کی کوشش سے پنچایت کے ممبر مکرم جی ایم شاہ کی زیر صدارت غیر احمدیوں کی مسجد کے سامنے ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں ۲½ گھنٹہ احمدیت پر خاکسار کی سیر حاصل تقریر ہوئی۔

● ــــ مورخہ ۲۲-۷-۸۳ کو کوٹار سے کرونا گاپلی پہنچا۔ جہاں خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک داعی الی اللہ بننے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ بعد نماز مغرب و عشاء مکرم عبدالرشید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے مختلف تربیتی امور پر تقریر کی۔ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے نیک نتائج برآمد کرے۔ آمین

جماعتہائے احمدیہ بنگال میں کامیاب جلسوں کا انعقاد

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے آٹھ احباب پر مشتمل وفد کی معیت میں مورخہ ۳ تا ۱۲ جون ۸۳ء مغربی بنگال کی نو جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ وفد میں شامل تین افراد نے وقف عارضی کے تحت کام کیا۔ اس دورہ میں موصوف نے بنگال کے سات مقامات پر کامیاب تبلیغی جلسے منعقد کئے جن کے ذریعہ قریباً اڑھائی ہزار افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ جلسوں کی تشہیر پوسٹر و اشتہارات اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر کی گئی۔ مقامی احباب نے جلسوں میں پورے ذوق و شوق سے حصہ لیا ہر مقام پر جلسہ کے بعد پُر امن فضاء میں مجالس مذاکرات منعقد ہوئیں۔ بھگوان گولہ، رائے گرام اور امام نگر میں دلچسپ تبادلہ خیالات کے علاوہ وہاں کی مجلس اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کا مشترکہ طور پر تلاوت و نظم اور دینی معلومات کا امتحان لیا گیا۔ اور اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والے اطفال و ناصرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ بفضلہ تعالیٰ یہ دورہ ہر لحاظ سے بہت ہی مؤثر اور کامیاب ثابت ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جماعتوں میں رمضان المبارک کے لیل و نہار

عرصہ زیر اشاعت کے دوران درج ذیل سات جماعتوں کی طرف سے رمضان المبارک کے روح پرور پروگراموں پر مشتمل مزید رپورٹیں موصول ہوئی ہیں:۔

● ــــ مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ کیرنگ لکھتے ہیں کہ احباب نے رمضان المبارک میں ہر قسم کی عبادات، تلاوت قرآن کریم، درس القرآن، اور فدیۃ الصیام و صدقۃ الفطر کی ادائیگی میں بڑے شوق و ذوق سے حصہ لیا۔

● ــــ مکرم مولوی ملک محمد مقبول صاحب طاہر مبلغ بھاگلپور اطلاع دیتے ہیں کہ احباب جماعت نے رمضان المبارک میں جملہ نفلی و فرضی عبادات۔ درس القرآن اور نماز تراویح کی ادائیگی اور صدقات میں پورے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

● ــــ مکرم سید غلام ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ اڑیسہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ احباب جماعت، مستورات اور بچگان سب ہی رمضان المبارک میں نفلی عبادات، درس، نماز تراویح اور تلاوت قرآن کریم میں پورے ذوق و شوق سے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔

● ــــ مکرم کے شفیق صاحب احمدی تیما پور سے اطلاع دیتے ہیں کہ احباب جماعت تیما پور نے رمضان المبارک میں ہر قسم کی عبادات، نماز تراویح و تہجد اور درس القرآن میں پورے ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا۔

• ــــ مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ کنڈور رقم طراز ہیں کہ احباب جماعت رمضان المبارک کے جملہ پروگراموں میں بڑے ذوق، دشوق سے حصہ لیتے رہے۔ خاکسار نے وارنگل میں اور مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر نے کنڈور میں نماز عید پڑھائی۔

• ــــ مکرم سی ایچ عبد الرحمٰن صاحب معلم وقفِ جدید مقیم کوڈالی۔ اطلاع دیتے ہیں کہ احباب جماعت کوڈالی نماز تراویح، درس القرآن، درس الحدیث اور نماز تہجد کی ادائیگی میں پورے ذوق وشوق سے حصہ لیتے رہے بعد نماز عید الفطر ایک تربیتی جلسہ بھی کیا گیا جس میں جملہ احباب جماعت وخدام شریک ہوئے۔

• ــــ مکرم مولوی پی۔ ایم۔ محمد علی صاحب مبلغ سلسلہ کوٹار لکھتے ہیں کہ احباب جماعت کوٹار ماہ رمضان المبارک میں خصوصی عبادات، ذکر الٰہی درس وتدریس اور نماز تراویح کی ادائیگی میں پورے ذوق وشوق سے شامل ہوتے رہے۔ مورخہ ۱۲ر جولائی کو عید الفطر کی تقریب سعید منائی گئی جس میں جملہ احباب جماعت اور غیر از جماعت افراد بھی شریک ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ــــ

علاقہ سانڈھن میں مبلغین سلسلہ کی تبلیغی وتربیتی مساعی

مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ سانڈھن یوپی لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۱/۷/۸۳ کو زیر صدارت مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ سانڈھن میں ایک تبلیغی وتربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم خوانی کے بعد خاکسار نے افراد جماعت کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس جلسہ میں غیر مسلم دوست بھی موجود تھے۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء انچارج مبلغ شاہ جہانپور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد آپ کا مشن اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی کارگذاری پر احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اختتام جلسہ پر بعض غیر مسلم دوستوں کے سوالوں کے جواب بھی دیئے گئے۔

مورخہ ۲۳/۷/۸۳ کو آگرہ کا تبلیغی دورہ کیا گیا۔ جس میں خاکسار اور مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء شامل تھے۔ تاج محل ایریا میں سینکڑوں کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مختلف افراد کو زبانی گفتگو کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ تبلیغی خط وکتابت کے لئے ایڈریس لئے گئے۔ آگرہ کی شاہی جامع مسجد کے نائب مفتی وامام مسجد سے تقریباً دو گھنٹہ وفات مسیح ناصری علیہ السلام، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تبلیغی موضوعات پر دلچسپ گفتگو ہوئی۔ جس میں کئی دوسرے علماء وطلباء بھی شامل ہو گئے۔ خدا کے فضل سے بڑا اچھا پروگرام رہا۔ بعد ازاں عثمانیہ دوا خانہ میں جاکر کئی دوستوں سے تبادلہ خیال ہوا۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر مساعی کو بار آور کرے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ بھدرک (اڑیسہ) میں تبلیغی جلسہ

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ بھدرک (اڑیسہ) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۷/۷/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں ایک تبلیغی جلسہ زیر صدارت مکرم غلام مہدی صاحب ناصر منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم خوانی کے بعد وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام، مسئلہ خاتم النبیینؐ اور جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے خوشکن نتائج کے موضوعات پر علی الترتیب مکرم عبد الاحد صاحب، مکرم مولوی حاتم خاں صاحب اور خاکسار محمد یوسف انور نے تقاریر کیں لاؤڈ سپیکر کا خاطر خواہ انتظام تھا جس کی وجہ سے آواز دور تک سنائی دیتی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک نتائج پیدا فرما دے۔ آمین

درخواست دُعا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احمدیہ مسلم مشن مدراس کو اس سے قبل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تین کتب فتح اسلام۔ لیکچر لاہور اور تعلیم از کشتی نوح کا تامل میں ترجمہ شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اب خاکسار حضورؑ کی معرکۃ الآراء کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے ترجمہ میں مصروف ہے۔

اسی طرح سے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "وصال ابن مریمؑ" کا تامل ترجمہ بھی زیر طبع ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مدراس مشن کو جلد از جلد احمدیت کے ایسے لٹریچر کا تامل میں ترجمہ کرنے کی توفیق عطا کرے جو اس علاقہ کے لوگوں کی ہدایت کا باعث ہو سکے۔ آمین

خاکسار

محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تشریف آوری پر

لجنہ اماء اللہ سکندرآباد کا تربیتی اجلاس

رپورٹ مرسلہ محترمہ فیض النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندرآباد

محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی حیدرآباد میں تشریف آوری پر لجنہ اماء اللہ سکندرآباد نے ایک تربیتی اجلاس مورخہ ۲۸/۷/۸۳ کو الٰہ دین بلڈنگ میں منعقد کیا۔ صدارت کے فرائض از راہ شفقت محترمہ سیدہ آپاجان صاحبہ نے ادا فرمائے۔ الحمد للہ

اجلاس کی کارروائی محترمہ صداقت بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور عزیزہ اختر سلطانہ کی نظم خوانی سے آغاز پذیر ہوئی۔ بعدہٗ محترمہ فرحت الٰہ دین صاحبہ نے سپاس نامہ پیش کیا۔ جس میں محترمہ آپاجان صاحبہ کی تشریف آوری پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے تمام عہدیداران وممبرات لجنہ وناصرات الاحمدیہ سکندرآباد کی جانب سے آپ کو اَھلاً وَ سَھلاً ومرحبا کہا گیا تھا۔

سپاس نامہ کے جواب میں محترمہ آپاجان صاحبہ نے بہنوں سے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے اِس امر کا اظہار کیا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبات میں مسلسل افراد جماعت کی توجہ جن امور کی طرف مبذول کرا رہے ہیں۔ ان سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی۔ ہمارا دائمی مرکز قادیان چونکہ یہیں ہے اس لئے یہ ذمہ داری سب سے زیادہ ہندوستان کی لجنہ پر عائد ہوتی ہے کہ وہ حضور اقدس کی تحریکات پر سب سے زیادہ عمل پیرا ہو۔ پس آیئے ہم اپنا اور اپنے بچوں کا جائزہ لیں۔ اپنی سستیاں اور غفلتیں دور کریں۔ اور اپنا زیادہ سے زیادہ وقت دعاؤں میں صرف کرتے ہوئے تجزیہ کریں کہ ہمارے قدم شاہراہ غلبۂ اسلام کی کس منزل پر ہیں۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ کے فرمان کے مطابق جماعت کے ہر مرد، عورت اور بچے کو صحیح معنوں میں داعی الی اللہ بننا چاہیئے۔ تاکہ ہم اسلام کے اس عظیم تبلیغی جہاد میں اپنا وافر حصہ ڈال سکیں۔ ہمیں اپنے تبلیغ کے دائرہ کو وسیع سے وسیع تر کر دینا چاہیئے۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے بچوں کو تمام دینی مسائل سے بخوبی آگاہ کریں۔ اس ضمن میں محترمہ آپاجان صاحبہ نے حضور ایدہ اللہ کے خطبات اور مجالس سوال وجواب پر مشتمل کیسٹس کا ذکر کیا اور بہنوں کو یہ کیسٹس خریدنے کی تحریک فرمائی۔ باجماعت نمازوں کی ادائیگی سے متعلق حضور پُرنور کے ارشاد کی روشنی میں آپ نے بہنوں کو خصوصی تلقین فرمائی کہ وہ نہ صرف خود نماز کی عادی بنیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی بالالتزام نماز پڑھنے والے بنائیں۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ مائیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اپنا وقت دعاؤں اور نمازوں میں صرف کریں۔ اور بچوں کی نیک تربیت کرنا اپنا اوّلین فرض سمجھیں۔ آپ کے زریں نصائح پر مشتمل اس خطاب کے بعد عزیزہ بشریٰ الیاس نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا منظوم کلام نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ اجتماعی دعا ہوئی جس کے ساتھ ہی اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

اجلاس کے بعد محترمہ آپاجان صاحبہ نے ناصرات کی بچیوں سے بے تکلف ماحول میں دلچسپ گفتگو فرمائی۔ آپ نے انتہائی مشفقانہ انداز میں بچیوں کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ وہ دینی تعلیم حاصل کرنا اپنی زندگی کا اوّلین مقصد قرار دیں۔ حضور اقدس کی خدمت میں خطوط لکھتی رہا کریں۔ خود بھی دعائیں کریں اور نمازوں کی پابندی کریں۔ دینی اجلاس میں باقاعدگی سے شرکت کریں۔ قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ سیکھنے کی طرف بے حد توجہ دیں۔ تربیتی کلاسسز لگائیں جن میں حدیث شریف ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کی اہم کتب کا درس دیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت جو بچیاں معیار اوّل یا معیار دوئم میں ہیں وہ آئندہ چند سالوں میں لجنہ کی ممبرات بن چکی ہونگی اور انشاء اللہ غلبۂ اسلام کی صدی دیکھنے کی سعادت پائیں گی۔ اس لئے وہ ابھی سے اپنے آپ کو تیار کریں۔ مرکز سے جو سندات دینی امتحانوں کی ملتی ہیں بچیوں کو چاہیئے کہ انہیں ایک کاپی میں البم کی طرح سجا کر رکھیں۔ بچیوں کو تعاون اور اطاعت کی پُرزور تلقین کرتے ہوئے آپ نے اپنی گفتگو ختم فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام زریں نصائح پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تعمیر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مقدر فرمائی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس غرض کے لئے مطلوب مبلغین کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک مرکزی درسگاہ "مدرسہ احمدیہ" کو جاری فرمایا۔ جماعت احمدیہ کے بیشتر مبلغین اس درسگاہ سے فیض یاب ہو کر اکناف عالم میں قابل قدر تبلیغی و تربیتی خدمات سر انجام دیتے چلے آرہے ہیں۔

اشاعت و تبلیغ کے لئے مبلغین اسلام کی ضرورت روز بروز بڑھتی چلی جارہی ہے۔ اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے احباب جماعت میں بیداری بھی پیدا ہو رہی ہے جس کے باعث مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے جس کے نتیجہ میں بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے لئے چند سال سے ہر سال مزید ایک نئے کمرہ کی ضرورت پیش آرہی ہے گذشتہ چار سالوں میں بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں چار نئے کمرے تعمیر کروائے جاچکے ہیں۔ اور بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر امسال مزید دو کمرے تعمیر کروائے جانے ضروری ہیں۔ ایک کمرہ جس میں ۱۰ طلباء کی رہائش ممکن ہو، کی تعمیر پر کم و بیش تیس ہزار روپیہ کے اخراجات متوقع ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا مخیر احباب کی خدمت میں اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کی جاتی ہے مخیر احباب بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں ان دو کمروں کی تعمیر کے اخراجات مہیا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اس غرض کے لئے رقوم "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے نام بذریعہ چیک یا ڈرافٹ مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اس وضاحت کے ساتھ ارسال فرمادیں کہ یہ رقم امانت "تعمیر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ" میں جمع ہو۔ نیز اس کی اطلاع نظارت ہذا کو بھی فرمادیں جزاکم اللہ۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

امتحان دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ بھارت

جیسا کہ قبل ازیں احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو بذریعہ اعلان اخبار بدر یہ اطلاع دی جاچکی ہے کہ امسال جماعتوں کے دینی نصاب کے طور پر نظارت ہذا نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کردہ کتاب رسالہ "الوصیت" بطور نصاب مقرر کی ہے۔ اس کا امتحان ۱۱ ستمبر ۱۹۸۳ء کو ہوگا۔ مبلغین کرام و سیکرٹری صاحبان تبلیغ اس امتحان میں شامل ہونے والے افراد کی فہرست مع ولدیت جلد نظارت ہذا میں ارسال فرمادیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ!

قرآن پاک کی اس پیشگوئی کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا اپنی کتب میں اپنی صداقت کے تعلق میں بیان فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ یہ پریس کا زمانہ میری صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔

"اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ" کی عظیم پیشگوئی کے مطابق صداقت اسلام۔ صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صداقت قرآن مجید اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں نشر کرنے کے لئے ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم باقاعدگی سے "مد نشر و اشاعت" میں چندہ دیتے رہیں تاکہ چندہ "نشر و اشاعت" کی رقم کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ اسلامی لٹریچر کی اشاعت کی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ ہے جملہ احباب جماعت کو پوری توجہ اور باقاعدگی سے اس مد میں چندہ کی ادائیگی کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

پروگرام دورہ

مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد قادیان

برائے صوبہ بنگال اڑیسہ و مدھیہ پردیش

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بنگال۔ اڑیسہ اور ایم۔ پی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۰/۸/۸۳ سے مکرم انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ برائے سال ۸۴-۱۹۸۳ء کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران مال و مبلغین سلسلہ و معلمین حضرات سے انسپکٹر صاحب کے ساتھ کما حقہ تعاون کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کو تاریخیاں مالی کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جارہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
۱	قادیان	۸	-	۲۰/۸/۸۳	۲۷	محبوبہ	۴/۱۰/۸۳	۱	۵/۱۰/۸۳
۲	کلکتہ	۲۲/۸/۸۳	۲	۲۴	۲۸	ہلدی پدا	۵	۱	۶
۳	برلیث	۲۴	۱	۲۵	۲۹	نارا کوٹ	۶	۱	۷
۴	ڈائمنڈ ہاربر	۲۵	۱	۲۶	۳۰	کٹک	۷	۳	۱۰
۵	بنگلہ بوگھم	۲۶	۱	۲۷	۳۱	کرڈاپلی	۱۰	۳	۱۳
۶	بانسرہ	۲۷	۱	۲۸	۳۲	پیزکال	۱۳	۳	۱۶
۷	کلکتہ	۲۸	۱	۲۹	۳۳	کوٹ پد	۱۶	۱	۱۷
۸	بھربوہ / ابراہیم پور	۲۹	۱	۳۰	۳۴	اسکہ ٹپنہ	۱۷	۱	۱۸
					۳۵	تابرکوٹ	۱۸	۱	۱۹
۹	کیتھا	۳۰	۱	۳۱	۳۶	غیبہ پاڑہ	۱۹	۱	۲۰
۱۰	گاتلہ	۱/۹/۸۳	۱	۲/۹/۸۳	۳۷	چودوار	۲۰	۱	۲۱
۱۱	تانگرام	۲	۱	۳	۳۸	کٹک	۲۱	۱	۲۲
۱۲	سنے گرام	۳	۱	۴	۳۹	بھونیشور	۲۲	۲	۲۴
۱۳	سہو بھاری / امام نگر	۴	۱	۵	۴۰	خوردہ کیرنگ	۲۴	۵	۲۹
					۴۱	نرگاؤں	۲۹	۱	۳۰
۱۴	جندئی / سیڈفانگ	۵	۱	۶	۴۲	بانیکا گوڑہ	۳۰	۱	۳۱
					۴۳	سیا گڑھ	۱/۱۱/۸۳	۱	۲/۱۱/۸۳
۱۵	کلکتہ	۶	۱	۷	۴۴	برہم پور	۲	۱	۳
۱۶	موتی پور	۷	۱	۸	۴۵	وشاکھاپٹنم	۳	۱	۴
۱۷	کلکتہ	۸	۷	۱۵	۴۶	کٹک	۴	۱	۵
۱۸	جمشید پور	۱۵	۲	۱۷	۴۷	پدم پدا	۵	۱	۶
۱۹	محمدی بنی	۱۷	۵	۲۲	۴۸	سرباگاؤں	۶	۱	۷
۲۰	سوبھ بنڈار	۲۲	۱	۲۳	۴۹	پارادیپ	۷	۱	۸
۲۱	ہکسودپور	۲۳	۱	۲۴	۵۰	کیندرپاڑہ	۸	۱	۹
۲۲	راؤرکیلہ	۲۴	۳	۲۷	۵۱	سونگڑہ	۹	۴	۱۳
۲۳	بہ پڑہ	۲۷	۱	۲۸	۵۲	کٹک	۱۳	۲	۱۵
۲۴	کھڑک پور	۲۸	۱	۲۹	۵۳	قادیان براستہ دہلی	۱۸/۱۱/۸۳	-	-
۲۵	سورو	۲۹	۲	۱/۱۰/۸۳					
۲۶	کھدرک	۱/۱۰	۳	۴					

درخواست دعا مکرم عبدالقادر صاحب مقیم لندن کی اہلیہ کی طبیعت ناساز ہے۔ ڈاکٹروں نے ایکسرے لینے کے لئے مورخہ ۲۲/۸/۸۳ کو پھر بلایا ہے تاکہ مرض کی صحیح تشخیص کی جاسکے موصوفہ کی کامل۔ عاجل شفایابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

آل مہاراشٹر و گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے ارشاد کے مطابق آل مہاراشٹرا گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس کی تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اب یہ کانفرنس انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو بمبئی میں منعقد ہوگی۔

۲۔ اس کانفرنس کے جملہ انتظامات کیلئے مکرم سید شہاب احمد صاحب کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔

۳۔ کانفرنس کے انعقاد سے قبل پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام تشکیل دیا گیا ہے۔ تبلیغی جماعت تعداد کے لحاظ سے چھوٹی جماعت ہے اس لئے وہ دوسری جماعتوں کے افراد سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے کم از کم پندرہ روز کانفرنس سے قبل تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں۔ جو احباب داعی الی اللہ بننے ہوئے ہیں خصوصیت سے بمبئی اور گرد و نواح میں تبلیغ کیلئے وقت زیادہ سے زیادہ دیں۔ نیز اسماء گرامی سے مطلع فرمائیں۔ ایسے احباب کو جماعت احمدیہ رہنے کی سہولت الحق بلڈنگ میں دے گی بقیہ اخراجات انہیں از خود برداشت کرنے ہوں گے۔

۴۔ جو احباب کانفرنس میں شرکت فرمانے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ کانفرنس کے ایام میں ان کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ بمبئی کے ذمہ ہوگا۔ لیکن جو افراد اپنے اخراجات پر کسی ہوٹل میں ٹھہرنا چاہیں براہ کرم وہ بھی مطلع فرمائیں تاکہ ان کے لئے کمرہ بک کروایا جا سکے۔

۵۔ بمبئی سے واپسی کے لئے اگر ریزرویشن کروانی مقصود ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ عموماً یہاں سے ریزرویشن میں دقت ہوتی ہے۔ اگر پہلے سے اطلاع ہو تو احباب کو واپسی سفر میں سہولت ہوگی۔

۶۔ جماعت احمدیہ بمبئی جملہ احباب کرام سے اس کانفرنس کے کامیاب و بابرکت اور نتیجہ خیز ہونے کے لئے درخواست دعا کرتی ہے۔

المعلن :۔ محمد حمید کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

17-Y-M.C.A-ROAD BOMBAY – 400008

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس بمقام یاری پورہ کشمیر

احمدیہ صوبائی مشاورتی کمیٹی کشمیر و صوبائی مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات درج ذیل پروگرام کے مطابق عمل میں آ رہے ہیں۔ احباب کرام سے کانفرنس میں شمولیت کی درخواست ہے۔ صدر صاحبان جماعت اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے شامل ہونے والے مہمانان کرام کی تعداد کے بارے میں بر وقت اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے کانفرنس و اجتماعات کی ہر جہت سے کامیابی اور ان کے شیریں ثمرات سے متمتع ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ پروگرام درج ذیل ہے:۔

۱۔ آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس ۲۷، ۲۸ اگست ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ، اتوار بمقام یاری پورہ (کشمیر)

۲۔ اجتماع انصار اللہ ۲۷ اگست ۱۹۸۳ء بعد نماز مغرب بروز ہفتہ بمقام یاری پورہ (کشمیر)

۳۔ اجتماع خدام الاحمدیہ ۳، ۴ ستمبر ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ اتوار بمقام آسنور (کشمیر)

۴۔ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۳ اگست ۱۹۸۳ء بروز سوموار بمقام ناصر آباد (کشمیر)

ضروری معلومات کے لئے درج ذیل پتوں پر رابطہ قائم کریں۔

عبد الحمید ٹاک صدر صوبائی مشاورتی کمیٹی یاری پورہ (کشمیر)	معرفت غلام نبی نیاز احمدیہ مسلم مشن احمدیہ مسجد نزد آئی جی پی آفس سرینگر۔

المعلن :۔ سنٹرل احمدیہ صوبائی مشاورتی کمیٹی یاری پورہ ۱۹۲۳۳۲ اسلام آباد (کشمیر)

درخواست دعا مکرم حمید احمد صاحب مقیم سٹورکس (انگلینڈ) کے بیٹے عزیز الزمان پاشا سلمہ کو ..... دو ماہ کی عارضی ملازمت ملنے پر عزیز نے اپنی پہلی تنخواہ (قریباً چھ سو ساٹھ روپے ہندوستانی) بطور شکرانہ مختلف مدات میں قادیان بھجوائی ہے۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ عزیز کی نیک ملازمت کے لئے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے — (ادارہ)

ضروری اعلان

برائے عہدیداران مجالس انصار اللہ بھارت

بفضل خدا امسال بھی ماہ اکتوبر میں حسب اعلان انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع بمنظوری حضور انور خلیفۃ المسیح الرابع ہوگا۔ اس میں شمولیت کے لئے انصار بھائی ابھی سے تیاریاں شروع کر دیں۔ ہر مجلس سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور آنا چاہیئے۔

ناظمین اعلیٰ کا آنا ضروری ہے۔ کیونکہ ناظم اعلیٰ اپنے اپنے علاقہ کی سالانہ کارگذاری کی رپورٹ اجتماع میں پیش کریں گے۔ حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے الٰہی تحریک کے ماتحت اور رہنمائی کے بعد جملہ ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماع کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ یہ سلسلہ کے مفاد میں اجتماع اور مرکز میں آمد بڑی ہی برکتوں کا موجب ہوگی۔ انشاء اللہ۔ تمام ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کی نمایاں کامیابی کے لئے دوست دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب بھائیوں کو مرکز سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ آ کر روحانی برکات سے مالا مال ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا پانچواں

سالانہ اجتماع

اور انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت بابت سال ۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۵ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کیلئے منظوری عطا فرمائی ہے۔ مورخہ ۱۴، ۱۵، ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ اسی طرح حضور پرنور نے اسی موقعہ پر بذریعہ شوریٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب بابت سال ۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۵ء کی بھی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ یہ انتخاب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر نگرانی عمل میں آئے گا۔

یاد رہے کہ حسب قواعد دستور اساسی مجلس کی مجموعی تعداد اراکین کو ملحوظ رکھتے ہوئے بیس کے کسر پر ایک نمائندہ مجلس شوریٰ میں شرکت کر سکے گا۔ قائدین کرام اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ تاکہ جہاں اجتماع میں مجلس کی نمائندگی ہو وہاں شوریٰ میں شامل ہو کر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب کی کاروائی میں شمولیت اختیار کر سکے۔ شرائط انتخاب اور سالانہ اجتماع کے پروگرام بذریعہ سرکلر الگ سے بھجوائے جا رہے ہیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ صوبہ کشمیر کا تیسرا سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ صوبہ کشمیر کا تیسرا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۸۳ء کو ناصر آباد میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام صدر صاحبات جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی خدمت میں التماس ہے کہ براہ مہربانی زیادہ سے زیادہ احمدی خواتین کو اس بابرکت اجتماع میں شرکت کی تلقین کریں۔ اجتماع کا افتتاح انشاء اللہ العزیز سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کریں گی۔

قارئین سے اس اجتماع کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

المعلن :۔ سیدہ نصرہ جبین صدر لجنہ اماء اللہ کشمیر

"الخیر کلّہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA — PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. Co.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

"افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH:- 275475
RESI:- 273903 } CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"۔

(فتح اسلام ص۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی بوٹ مل { نمبر ۵-۲-۱۸ فلک نما حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں!"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۸۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبر 23-5222, 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگولین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے:- ایمبسڈر، بیڈفورڈ، ٹریکر HM

SKF بال اینڈ رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE CALCUTTA-700001

"محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں"۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین۔ معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔

ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
P.O. Box - 4583.
BOMBAY - 400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر :- ۴۴۴۷۱۷

ارشادِ نبویؐ

لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ۔

(ابوداؤد)

ترجمہ :- کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین رات سے زیادہ ناراض رہے ؂

محتاجِ دعا :- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :- "آدمی کیلئے صرف یہ برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے" (ابوداؤد)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :- "کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو" (کشتی نوح)

پیشکش :- محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز :-

ملیبن موٹرس

۳۲- سیکنڈ لین روڈ - سی آئی ٹی کالونی - مدراس - ۶۰۰۰۰۴

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" کہ ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

یاری پورہ (کشمیر)

کوڈک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس -!!

ABCOY LEATHER ARTS,

54/3 3RD. MAIN ROAD,

KASTURBANAGAR, BANGALORE - 560026.

MANUFACTURERS OF :-

AMMUNITION BOOTS,

&

INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

حیدرآباد میں — فون :- ۴۲۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز !

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھراپردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام : سٹاربون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ !

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھراپردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو !"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیتر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !